نور

اخبار

نمبر ۱۹ - جلد ۲ - یکم جولائی ۱۹۱۱ء

مقاصد

اسلام کی خوبیوں اور اس کی برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب سے اسکی فضیلت بیان کرنا - ۲ - آریوں اور عیسائیوں سے اسلام کو بچانا ۳ - الزامات کی گرد و غبار کو اسلام کے منور چہرہ سے بدلایل عقلی و نقلی دور کرنا (۴) تاج برطانیہ کی خیر خواہی سکھ قوم میں باوا نانک جی کی تعلیم کا پرچار کرنا -

ضوابط

یہ پرچہ ہر انگریزی مہینے کی یکم اور پندرہ کو شایع ہوتا ہے (۱) عام قیمت سالانہ عہ ششماہی عہ - واعظین اور طلبا سے ایک روپیہ لیگی - ۲ - امرائے عظام سے امتیازی قیمت للعہ سالانہ جو کچھ عطا کریں وہ عطیہ تصور ہوگا اور ایسے حضرات کے اسمائے گرامی سرپرستان رسالہ ہذا کی فہرست میں ہوں گے -

جلد ۲	ایڈیٹر شیخ محمد یوسف (نو مسلم) سابق سورن سنگھ کمار ودوان	نمبر ۱۹

KHILAFAT LIBRARY

آریہ دھرم کا پول

ایڈیٹر نور کا وہ لیکچر جو سات مئی ۱۹۱۱ء کو انجمن احمدیہ بٹالہ کے سالانہ جلسہ میں دیا گیا جس میں یہ بتلایا گیا ہے کہ (۱) آریہ مذہب میں مکتی قطعی ممکن ہے ز روئے ستیارتھ اور دیگر آریہ مستند کتب کے روئے زمین پر کوئی ایماندار آریہ نہیں (۲) ویدک ایشور میں رحم قطعاً نہیں - (۳) آریہ گرنتھوں میں انار یعنی غیر آریوں کے لئے ظالمانہ اور سفاکانہ احکام (۴) آدمی کے گوشت کھانے کی تعلیم - مکاری کی تعلیم - دھوکا بازی کی تعلیم - سخت ہی فحش تعلیم (۵) ویدک ایشور کا حلیہ - آریوں کا ایشور چوری کرتا ہے - آریوں کا ایشور قیمتی برتن اٹھائے جاتا ہے وغیرہ وغیرہ +

(۶) آریہ سماج کے ممبروں کی حالت اور اس کا اندرونی خاکہ جو نہ خود ایشور کو مانتے ہیں اور نہ ویدوں کو - آریہ سماج میں نیکی کی نسبت پاپ کرنے میں زیادہ فائدہ ہے (۷) پنڈت دیانند کا سنیاس اور اس کے ہر ایک پہلو پر کافی سے زیادہ بحث کھلے راز چھپے بھید -

اس لیکچر کے عمدہ ہونے کی دلیل اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے - کہ جب یہ لیکچر ختم کیا گیا تو سامعین نے اس کے چھپوانے کے لئے زور دیا اور چھپنے کے بعد کافی تعداد میں آریوں میں مفت تقسیم کرنے کا وعدہ فرمایا -

لیکچر کیا ہے اگر اس کو آریہ دھرم کا آئینہ اور ان کی مذھبی پستکوں کا نچوڑ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا - دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے چھپائی لکھائی کاغذ عمدہ ہونے پر بھی قیمت نہایت ہی کم - یعنے صرف ایک آنہ .... ار

ملنے کا پتہ :- مینیجر نور قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں جھپکر شیخ محمد یوسف کیلئے قادیان سے شایع ہوا

KHILAFAT LIBRARY

قرآن کریم کے بے نظیر دعاوی

قرآن شریف مقدس کتاب اور اپنے بے نظیر ہونے پر آپ شاہد ہے۔ بھلا جسکی مثل لانے سے جن و انس عاجز ہوں۔ اس کے مقاصد کی بلند پروازی پر ہندی شاعروں کی عقل کا طوطی کہاں بول سکتا ہے۔ جیسا کہ خدا بے مثل اور بے نظیر ہے ویسے ہی اسکا کلام بھی بے مانند ہے اور جیسا کہ وہ اپنا کلام الٰہی ہونا اور اپنی بلند مقامی آپ ثابت کرتا ہے اسی طرح وہ اپنے صفات اور بھی بہت سے بیان کرتا ہے۔ اور اہل علم اس کے ہر دعوٰی کے ساتھ مستحکم دلیل پاتے ہیں۔ اور ہے بھی یوں ہی کہ جو کتاب منجانب اللہ خیال کیجاتی ہو وہ اپنے صفات و اسماء خود ہی بیان کرے۔ کتاب کے ثبوت میں کتاب کا ثبوت اور اہل کتاب کا غل مدعی سست گواہ چست کا مضمون ہوتا ہے۔ چونکہ وید وغیرہ اس سے قاصر ہے اس لئے وید کے محافظ بیانات رکیک و روایات لاطایل سے اس کی پشتیبانی مدام کرتے رہتے ہیں۔ لیکن محض بے سود جیسے ریت کی دیوار پائدار نہیں ہوتی۔ ویسے ہی وید والوں کی لچر پوچ تائیدات بھی غیر مستحکم اور پا در ہوا ہوتی ہے اور ہر وقت اس کی تعمیر کے تمام گرنیکا اندیشہ ہوتا ہے۔

قرآن شریف نے اپنے نام یہ بتائے ہیں۔ قرآن مجید۔ کتاب مکنون۔ قرآن کریم۔ الفرقان۔ کتاب مبین۔ وغیرہ اور فی الحقیقت اسم بامسمیٰ ہے۔

وید نے بھی اکثر منتروں میں اپنے یجر ساما اپنے تین نام بتائے ہیں۔ رچا واچا پر پدے منتو یجوہ یژ مدسے سام پرانم بہ پدے چکشو شروترم پرپدے واگوجہ سہو جہ رشیح پرانا پا نوش یجر ادھیائے ۲۰ منتر ۱ ستو میشچ پچشچ رگ رچ سام پرانچ رھنتر یچ یجم ادھیائے ۱۹ منتر ۲۹۔

رگ کا نام استتی بھی ہے۔ اور کل وید کا نام منتر بھی ہے۔ رگ نام جو ہوا تو اس لئے کہ شروع میں کتاب مجلد نہ تھی برگوں پر لکھی ہوئی پراگندہ تھی یا زبانی جمع خرچ تھا۔ استتی تعریف کو کہتے ہیں۔ چونکہ وید میں دیوتا کی ستایش ہے اس واسطے اسکا نام ستایش نامہ ہے منتر منتر ہونے کے سبب منتر۔ یجروید قربانیوں کے بیان میں ہے۔ اور یجوں میں کام آتا ہے اس واسطے اسی یجوہ کہتے ہیں۔ گانے سے تعلق رکھنے سبب سام کا نام سام وید ہے چونکہ وید عبادت رہبری رشد و ہدایت وغیرہ میں کارآمد نہیں اس واسطے اس نے اپنا نام نور ہدایت کچھ نہیں بتایا۔ بالفرض بتایا ہو تو وید والے شوق سے بیان کریں۔ ہم تسلیم کرنیکو حاضر ہیں۔

رچا لفظ کے معنے ہیں کسی کی حد سے زاید تعریف کرنا یا مبالغہ ستایش یا جھوٹی تعریف یجوہ کا مادہ یجہ خود ہی قربانیوں کا مستظہر ہے کہ قربانیوں کے بتانے کے سبب اسکا نام یجوہ ہے۔ سام گانے کو کہتے ہیں:۔

قرآن کریم نے اپنی نسبت یوں فرمایا ہے:۔

۱۔ ذٰلک الکتٰب لا ریب فیہ یہ کتاب ہے۔ اس میں کوئی شک یا تردد یا ہلاکت نہیں۔

۲ ھدًی للمتقین:۔ پرہیز کرنیوالوں کے لئے ہدایت نامہ۔

۳ کتٰبٌ فصلت اٰیاتہ:۔ کتاب ہے کھلی کھلی نشانیاں اس کی۔

۴ قراٰناً عربیاً لقوم یعلمون:۔ قرآن عربی سمجھداروں کے لئے۔

۵ بشیراً و نذیراً:۔ نیکوں کو خوشخبری دینے والا اور بروں کو ڈر سنانیوالا۔

۶ بالحق انزلناہ و بالحق نزل:۔ ضرورت حقہ کے وقت ہم نے نازل فرمایا اور ضرورت حقہ کیلئے نازل ہوا۔

۷ الفرقان حق و باطل میں تمیز کراتا ہے۔

۸ شفاءٌ و رحمۃٌ للمؤمنین:۔ مومنوں کیلئے شفا اور رحمت خالص۔

۹ شفاءٌ لما فی الصدور:۔ دل کی کمزوری اور نفاق وغیرہ بیماریاں کھونے والا۔

۱۰ نورٌ مبین کھلی روشنی۔

۱۱۔ نورٌ علٰی نور:۔ روشنی پر روشنی۔

۱۲۔ حقٌ مبین:۔ کھلا کھلا حق۔

۱۳ انہ لقولٌ فصل وما ھو بالھزل:۔ بیشک وہ قرآن سچی ڈگری اور قول فیصل ہے۔

۱۴ وما ھو بالھزل:۔ قرآن میں ہزل نہیں۔

۱۵ تبیاناً لکل شیءٍ:۔ قرآن میں ہر چیز کا بیان ہے۔

۱۶ قراٰنٌ مجیدٌ:۔ قرآن بڑی بزرگی والا ہے۔

۱۷ قراٰنٌ کریم:۔ قرآن بڑی کرامت والا ہے۔

۱۸ القراٰن الحکیم:۔ قرآن باحکمت ہے محکم۔

۱۹ حکمۃ البالغۃ:۔ قرآن حکمت بالغہ ہے۔

۲۰ کتابٌ مفصلاً:۔ کتاب پوری پوری تفصیل۔

۲۱ کتاب اُحکمت اٰیٰتہ: کتاب مضبوط ہیں نشانیاں اس کی۔

۲۲ فیھا کتبٌ قیمۃٌ۔ قرآن کریم تمام صداقتوں پر مشتمل ہے قرآن شریف کی تمام باتیں مضبوط اور پکی ہیں۔

۲۳ یعلمکم ما لم تکونوا تعلمون:۔ تم کو قرآن حقایق و معارف سکھاتا ہے جنکا تم کو علم نہیں

۲۴ لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ:۔ بطالت اور باطل کو قرآن شریف کی طرف راہ نہیں۔

۲۵ بیانٌ للناس وھدًی وموعظۃ للمتقین: قرآن ہر خاص عام کیلئے بیان اور پرہیز کرنیوالوں کے لئے ہدایت نامہ اور پوری نصیحت ہے۔

۲۶ ان فی ھٰذا لبلاغاً لقوم عابدین:۔ قرآن میں تبلیغ ہے سچے پوجاریوں کیلئے۔

۲۷ ھدًی للناس و بینات من الھدٰی:۔ قرآن لوگوں کیلئے ہدایت ہے اور ہدایتوں کی تفصیل۔

۲۸۔ ان ھدی اللہ ھو الھدٰی:۔ قرآن بیشک اللہ تعالےٰ کیطرف سے ہدایت ہے

۲۹ یھدی بہ اللہ من اتبع رضوانہ سبل السلام ویخرجھم من الظلمٰت الی النور

قرآن ان لوگوں کو جو اللہ تعالےٰ کی مرضیات پر چلتے ہیں سلامتی کی راہوں پر چلاتا ہے۔ اور جہالت عادت رسم وغیرہ کی تاریکیوں سے نکالکر روشنی کیطرف لیجاتا ہے

۳۰ - ان ھٰذا القرآن یھدی للّتی ھی اقوم بیشک یہ قرآن سب سے زیادہ سیدھی اور مستحکم اور مضبوط راہ بتاتا ہے

۳۱ وما انزلنا علیک الکتٰب الّا لتبیّن لھم الذی اختلفوا فیہ وھدًی ورحمۃ لقوم یؤمنون (پ ۱۴ ع ۱۴) اور ہم نے تجھ پر ایسی کتاب اتاری کہ جو ان لوگوں کیلئے کھول کھولکر بیان کرتی ہے تمام اختلافی امور اور ایمانداروں کیلئے ہدایت اور شفا ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

ان کے علاوہ اور بھی صفات اور خوبیاں ہیں جو قرآن شریف نے اپنے آپ بیان کی ہیں۔ کیا کوئی آریہ یا ہندو اُن کے سامنے لا سکتا ہے کہ ویدوں نے اپنی خوبی یہ بیان کی ہے۔ اور ویدوں کی تشریف آوری کی علت غائی یہ ہے۔ جہانتک ہمارا خیال گذرتا ہے وو چار خوبیاں سنانا کیا؟ ہر ایک نمبر کی جگہ صفر ہی نظر آتا ہے۔ ابتک ایک ہزار لیکچرار نے ویدوں پر لیکچر دیئے ہوں گے اور اس سے زیادہ پیتک بن چکے ہیں۔ اور چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ میں ہی دیکھا گیا ہے کہ ویدوں نے اپنی نسبت یہ کہا یا اپنی ذات میں فلاں فلاں خوبی کو بتایا ہے۔

رچا رک چھند منتر وغیرہ دو چار الفاظ جو مرچکے ویدوں نے اپنی نسبت کہے ہیں اور قرآن شریف نے جو اپنی خوبیاں بے شمار بیان کی ہیں۔ ان کے مقابلہ سے صریح واضح ہے کہ ؎

چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔

قرآن شریف کا اپنی نسبت یہ ارشاد کرنا۔ کہ نورٌ علیٰ نور میں ہوں۔ سبحان اللہ کیسے بلند پایہ پر واقعہ ہوا ہے۔ اگر چشم بینا اور باطنی نور سے مطالعہ کریں تو درحقیقت قرآن الیسا ہی نور ثابت ہوتا ہے کہ جو انسان کو ہر قسم کی تاریکیوں سے نکالتا اور روشنی بخشتا ہے جس سے روحانی عالم کی حقیقت ظلماتی طبقات کی کہنہ منکشف ہو جاتی ہے اور سینہ مثل آئینہ صاف اور انوار تجلیات سے پر ہوتا اور بصیرت میں جدت اس قدر ترقی کرتی ہے کہ انسان عالم بالا کی سیر خاک پر بیٹھے کر سکتا ہے اور حدیث الصّلوٰۃ معراج المؤمنین کی حقیقت تک واقف ہو جاتا ہے۔ نیز فی الحقیقت یہ وہی نور ہے۔ جو سکینہ اور طمانینت وغیرہ لفظوں میں مشہور ہے اور حیات جاودانی کی روح مبارک وہ جو اس نور سے اپنے دین و ایمان کا چراغ روشن کرتے ہیں۔

ھدًی للنّاس بھی آفتاب عالمتاب کے مرتبے سے کم نہیں جطرح وہ کل دنیا کو روشنی بخشتا ہے اسی طرح قرآن شریف ہر جہت کے طالبوں کو حصول نجات کے طریق دکھاتا اور خدا کے وصول کی سبیل کی رہنمائی کرتا ہے۔ نپٹ اندھوں کو راہ سوجھانے اور ہیئے کے پھوٹ جانے کے سبب سچا رہبر اور حقانی وعظ ہے۔ اور قرآن کی تعلیم حاصل کر کے انسان باہدایت مہذّب اور پکّا تعلیم یافتہ ہو جاتا ہے۔ اس کی تعلیم روح اور دل کو تازہ کرتی اور بالکل فطرتی ہے۔ مبارک وہ جو اس کی اطاعت کیلئے سر تسلیم جھکاتے ہیں۔ اور سردی گرمی رنج و راحت کی پرواہ نہیں کرتے اور جو اس سے پہلو تہی کرتے اور تکبّر و سرکشی سے کام لیتے ہیں وہی آخر کار پچھتائیں گے۔

قرآن مجید آبحیات کا چشمہ ہے زندوں کی زندگی کا مایہ حیات اور مُردوں کے لئے زندگی کا باعث پھر ایسے روشن طریق حیات و نجات کو چھوڑ کر رسم جہالت کے گڑھے میں بھٹکے پھرنا سعادتمندی و نکوکاری نہیں ذلّت و خواری ہے۔ نعوذ باللہ منہا۔

لطیفہ:- کیا خوبی کی بات ہے جن آیتوں میں قرآن شریف نے اپنی خوبیاں بیان کی ہیں انسے قرآن شریف کا منجانب اللہ ہونا خود بخود واضح ہے اور جن منتروں میں ویدوں نے اپنا نام بتایا ہے ان سے انکا کلام الٰہی ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ کسی ایسے شخص کا کلام معلوم ہوتے ہیں جو کسی سے وید کے حصول کی تمنّا کرتا ہے بالفرض پرمیشور کا ہی مان لیں تو ساتھ ہی یہ بھی ماننا پڑیگا۔ کہ پرمیشور کسی اور سے وید کے حصول کی التجا کرتا ہے۔ خلاصہ ترجمہ ملاحظہ ہو میں رگ وید کا گویا ہوں۔ یجر وید دل سے پاؤں پران سے سام وید حاصل کروں میری طاقتیں اپان پران وغیرہ بھی مجھے میسر آویں۔ آنکھ کان وغیرہ میرے بدستور بنے رہیں۔

اور منتر ۲ سے بالتصریح ثابت ہے کہ وید کتنا یجہ کرتا ہے۔ خدا نہیں۔ چنانچہ خود کہتا ہے۔ آیو یجین کلپتام مجھے یجہ سے حاصل ہو۔ پرانو یجین کلپتام پران یجہ سے حاصل ہوں۔ چکشور یجین کلپتام۔ آنکھیں یجہ سے حاصل ہوں۔ شروترم یجین کلپتام کان یجہ سے حاصل ہوں۔ منو یجین کلپتام۔ من یجہ سے حاصل ہو۔ آتما یجین کلپتام۔ روح یجہ سے حاصل ہو۔ برہما یجین کلپتام۔ برہما جی یجہ سے حاصل ہو۔ جوتر یجین کلپتام۔ جوتی جی یجہ سے حاصل ہوں۔ سور یجین کلپتام۔ سور یجہ سے حاصل ہوں۔ پرشٹھم یجین کلپتام۔ پرسٹھا یجہ سے حاصل ہو۔ یجو یجین کلپتام۔ یجہ یجہ سے حاصل ہو۔ ستوم (ستایش کرنا) یجش (زبانی کرنا) سام (گانا) رچ برہپنچ رتھنچ بڑے سامان والا رتھ (یجہ سے حاصل ہوں) الخ :-

پس ظاہر ہے کہ یہ کام خدا کا نہیں۔ کسی بندے کا ہے۔ آریہ ناحق چھپاتے۔ اور تاویلوں کے ڈھیر لگاتے ہیں +

کیا آپ نور کی توسیع اشاعت میں حصہ لیکر عنداللہ ماجور ہوں گے +

نوٹ ۔ نکات ۔ رائیں

KHILAFAT LIBRARY

بت اور دعویٰ خدائی؟ توبہ

اخبار عام کا جلد باز ایڈیٹر مسلمانوں کو مخاطب کر کے لکھتا ہے ۔ کہ قرآن شریف کی تمام مقدس تعلیم کے مقابلے میں ھندؤنکا ایک رامائن ہی بس ہے دیگر کتابیں تو رہیں الگ"۔

معلوم ہوتا ہے یا تو اخبار عام کے جلد باز ایڈیٹر نے رامائن کو کبھی پڑھا ہی نہیں ہے ۔ اور یہ دھڑے بندی بیجا تعصب ضد اور ہٹ میں اس قدر غرق ہوگیا ہے کہ بیچارہ نیکی اور بدی میں کچھہ تمیز نہیں کر سکتا ۔ اور جو کچھہ منہ کے آگے آتا ہے ۔ اوّل فول کہے جاتا ہے ۔ مگر ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے ہیں ۔ کہ ہمارا جلد باز ہمعصر دونوں حالتوں میں قابل رحم ہے ۔ اس لئے ہم مناسب سمجھتے ہیں ۔ کہ رامائن کی تعلیم کا کچھہ خلاصہ دیکر اخبار عام کے جلد باز ایڈیٹر کو حقیقت حال سے آگاہ کریں اور اگر اخبار عام کی خواہش ہوگی ۔ تو ہمیں امید ہے کہ یہ بہت جلد تصویر کا روشن پہلو دیکھہ لیگا ۔

بال کانڈ بال کانڈ میں لکھا ہے کہ اشومیدہ (گھوڑے کی قربانی) کی رسم کا یہ دستور تھا ۔ کہ جگ کرنے والے کی رانی اپنے ہاتھ سے اشومیدہ کے گھوڑے کو بلدان کرتی تھی ۔ اور اس گھوڑے کے ساتھ ایک رات .... پس بالمیکی رشی فرماتے ہیں ۔ کہ رانی کوشلیا نے گھوڑے کو تین چولوں سے بلدان کیا ۔ اور بڑی خوشی کیساتھ رات .... پھر آگے چلکر اسی کانڈ میں لکھا ہے کہ راجہ دشرتھ کے مذکورہ بالا جگ کے ایام میں دیوتاؤں نے آپسمیں مشورت کر کے وشنو سے درخواست کی کہ ملیچھوں کو ہلاک کیجئے ۔ وہ اس تجویز پر راضی ہوا ۔ اور اسکی مدد کیلئے دیوتاؤں نے بندریوں سے صحبت کی ۔ جس سے بڑے بڑے پلوان بندر پیدا ہوئے ۔

پھر آگے چلکر لکھا ہے کہ اہلیا برہما کی بیٹی اور گوتم رشی کی بیوی تھی ۔ وہ نہایت حسین اور خوبصورت تھی ۔ سرگ کا راجہ اندر دیوتا وید اور شاستروں کے پڑھنے کیلئے گوتم رشی کے پاس آیا کرتا تھا ۔ اپنے گورو کی بیوی کو دیکھہ کر اس پر عاشق ہوگیا اور اہلیا بھی اس کو چاہنے لگی اندر اپنے گورو گوتم کا بھیش بدلکر آشرم میں آداخل ہوا ۔ اور اہلیا سے منہ کالا کیا"۔

اب ہم حیران ہیں کہ اسپر کیا کہیں اور کیا نہ کہیں ۔ مگر اخبار عام کے جلد باز ایڈیٹر پر اس سے بھی بڑھکر حیرانی و پریشانی ہے ۔ جو اپنے شیش محل میں بیٹھکر سنگلین گھروں کیطرف پتھر پھینکتا ہے

ارنیہ کانڈ پس رام نہایت غصہ میں آکر بولا کہ اگر سیتا مجھے نا ملی تو میں ہوا کو بند کر دونگا ۔ سورج کو تاریک کر دونگا ۔ سمندر کو سکھا دونگا اور تینوں لوک کو ناش کر دونگا ۔ دیوتا ہو یا راکشس کوئی میرے ہاتھ سے زندہ نہیں بچیگا"۔

اب جلد باز ایڈیٹر آرنیہ کانڈ کے ان فقرات کو ذرا غور سے پڑھے کہ رام چندر کیلئے کسقدر حد سے زیادہ مبالغہ سے کام لیا گیا ہے ۔ جو لوگ رات دن اس تعلیم کو پڑھتے ہیں وہ کبھی اس قادر مطلق اور سرو شکتی مان خداوند تعالےٰ کا بھی نام لے سکتے ہیں جبکہ آپ کی اس بےنظیر پستک میں رام چندر کو ہی ہمہ صفت کا مجموعہ گردانا گیا ہے ۔ کیا انسان پرستی سے کبھی روحانیّت اور قدسیّت اور پاکیزگی حاصل ہو سکتی ہے ۔ کیا ایسی کتاب نعوذ باللہ نعوذ باللہ کبھی قرآن جیسے چشمہ معرفت کا لگا کہا سکتی ہے ۔ اخبار عام کا جلد باز ایڈیٹر ذرا آنکھیں کھول کر جواب دے ۔

کشکندھا کانڈ میں لکھتا ہے :۔ کہ رام کے کہنے کیمطابق سگریو نے دوبارہ اپنے بھائی پر حملہ کیا ۔ بالی نے پھر اسکو ایک گھونسا جڑا اور سگریو لہولہان ہوگیا یہ حال دیکھہ رام نے جو ایک گوشہ میں چھپا ہوا تھا بالی پر ایک تیر چلایا ۔ جس سے بالی زمین پر گر پڑا ۔ تب بالی نے جو قریب المرگ تھا رام کو سخت ملامت کر کے کہا کہ جبکہ میں دوسرے سے لڑ رہا تھا تو مجھکو چھپکر مارنے سے تیرا کیا دھرم ہوا ۔ ہم نے تمہارا کچھہ بگاڑا تھا ۔ ہم بالکل بیقصور اور بےضرر مخلوق ہیں جو جنگل کے پھل پھول کھاکر گذارہ کرتے ہیں ۔ راجہ دشرتھ جیسے دھرماتما راجہ کے گھر میں تجھہ جیسا .... لڑکا کیونکر پیدا ہوگیا ۔ اگر میرا اور تیرا روبرو مقابلہ ہوتا تو آج میں تجھے موت کے حوالہ کرتا ۔ لیکن تو تو سانپ کی مانند ہے جو سوتے ہوؤں کو ڈستا ہے"۔

کیا اس برتے پر اخبار عام کا جلد باز ایڈیٹر قرآن شریف کی اطہر ۔ اتم ۔ اور اکمل تعلیم سے مقابلہ کرنے کی جرأت کرتا ہے ۔ کہاں بوستاں اور کہاں خشک لکڑی ۔

سندرا کانڈ میں لکھا ہے کہ سگریو کی فوج میں ہنومان نامی ایک نہایت مشہور بندر تھا ۔ پون دیوتا (ہوا کے فرشتہ) نے ایک دفعہ کیسری بندر کی جورو انجنا سے زناکاری کی تھی ۔ جس سے ہنومان پیدا ہوا"۔ اور لطف کی بات یہ ہے کہ پھر ہنومان کو دیوتا کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ اخبار عام کے جلد باز ایڈیٹر کو اپنی آنکھہ کا شہتیر بالکل معلوم نہیں ہوتا ۔ مگر دوسرے کے تنکے کیلئے نہایت دلیری سے انگشت نما ہوتا ہے ۔ اپنا ہاتھی نظر نہیں آتا اور دوسرے کے مچھر کو خوب خوردبین سے دیکھتا ہے ۔

جدھ کانڈ ہنومان نے روتے ہوئے رام سے کہا کہ اندرجیت نے سیتا کو مار ڈالا یہ خبر سنتے ہی رام بیہوش ہو کر گر پڑا ۔ بندروں نے فوراً اس کے منہ پر پانی چھڑکا تب اس کو ہوش آیا اور بہت رونے پیٹنے لگا ۔ لکشمن نے بڑی مایوسی سے رام کو گلے لگا کر کہا ۔ کہ دنیا میں اب دھرم کو ماننا بیفائدہ ہے ۔ اگر دھرم کا کچھہ پھل ہوتا تو رام اسقدر مصیبت نہ

TO HIS HOLINESS THE KHALIFATUL MASIH, QADIAN, Punjab.

سنہ اٹھاتا۔ پھر آگے چلکر لکھا ہے۔ کہ ”جب ہنومان ایکی دفعہ اس پہاڑ پر پہونچا تو اس دفعہ ہنومان کو اس پہاڑ پر پہنچنے میں کچھ دیری ہوگئی سو رات قریب ختم ہونے کے تھی۔ جب اس نے پورب کیطرف نظر کی تو کچھ لال لال اس کو دکھائی دیا۔ سو جب وہ اس کے قریب پہونچا تو اس کو معلوم ہوا کہ سورج اپنی سنہری رتھ پر سوار ہوکر دنیا میں طلوع ہونیکو آرہا ہے۔ اس نے سورج سے کہا کہ فوراً ٹھہر جا۔ سورج نے کہا ایشور نے جو قانون میرے لئے مقرر کررکھا ہے۔ میں اس کے خلاف نہیں کرسکتا۔ یہ بات سنکر ہنومان اس کے رتھ پر لپکا اور دونوں میں لڑائی ہونے لگی۔ آخرکار ہنومان نے سورج کو پکڑکر اپنی بغل میں دبالیا۔ اور روانہ ہوا“

کیا ان گپین کے ہوائی گھوڑوں سے ہمارا جلدباز ہمعصر قرآن شریف کے مُنہ آتا ہے۔ افسوس انصاف جہان سے مفقود ہوگیا:۔

کون نہیں جانتا کہ سیتا نے رامچند کیخاطر ہون بھوگ چھوڑکر جنگل کا ساگ پات کھایا۔ بین سُکھ چھوڑکر مرگ چھالا پہنی۔ پھولوں کی سیج کو تیاگ کر کانٹوں کا فرش پسند کیا۔ شیش محل کو چھوڑکر جنگل کی کُٹیا کو قبول کیا۔ مگر نا قبول کیا تو اپنے پتی رامچندر کی جدائی کو۔ میں سچ کہتا ہوں کہ سیتا جیسی پتی برتا استری کیلئے میرے دلمیں خاص عزت اور اکرام ہے نہ صرف میں ہی بلکہ اس دیوی پر یہ بھارت جسقدر ناز اور فخر کرے تھوڑا ہے۔ مگر رامائن کے ہیرو رامچندر جی جیسے کا ندطبیں سیتا ایسی لاجونتی اور ست ونتی استری کے متعلق فرماتے ہیں۔

”مجھے تمہاری پاکدامنی پر شبہ ہے تم میرے لئے ایسی ہو جیسے دکھتی ہوئی آنکھوں کیلئے روشنی۔ سو جہاں چاہو چلی جاؤ۔ میں تم کو اپنے گھر میں رکھکر اپنے اور اپنے خاندان کو کالنک کا ٹیکا نہیں لگاؤنگا۔ آہ! افسوس اب ہم کیا کہیں اور کیا نہ کہیں۔ اس تعلیم کا مقابلہ اخبار عام کا جلدباز ایڈیٹر قرآن شریف جیسی مکمل کتاب سے کرنا چاہتا ہے۔ جلدباز ایڈیٹر ذرا کان کھڑے کرکے جوابدے! شاید اخبار عام کا جلدباز ایڈیٹر رامائن کے جدھیا کانڈ میں بھیشن کے اس قول کا عامل بننا چاہتا ہوگا جو کہتا ہے۔ کہ:۔

”اگر غیر نیکی سے بہرے ہوں اور اپنوں میں کچھ بھی نہ ہو تو بھی چاہیئے کہ اپنوں ہی کی حمایت کریں“

اس لئے اگر اخبار عام کا جلدباز اور منچلا ایڈیٹر اپنی آنکھ کے شہتیر کو نہ دیکھتا ہوا اوروں کے تنکا پر نہایت دلیری سے انگشت اُٹھائے اپنے ہاتھی کو محسوس نہ کرتا ہوا اوروں کا مچھر چھاننا شروع کردے تو اس میں اس بیچارے جلدباز ایڈیٹر کا کیا قصور ہے یہ تو صرف بھیشن کے قول کی پیروی کررہا ہے۔ مگر اس جلدباز ایڈیٹر کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ جو شیش محل میں بیٹھکر سنگین مکان کیطرف پتھر پھینکتا ہے۔ وہ اپنے لئے سخت خطرات پیدا کررہا ہے

جلدباز ایڈیٹر کی جلدبازی

واقفکار لوگ اس بات کو خوب جانتے ہیں کہ پچھلے دنوں جو ہمارے بھائیوں اور سکھ دوستوں میں اشتہار بازی کا بازار گرم رہا ہے۔ اس میں ایڈیٹر نور کا ذرا بھی دخل نہ تھا۔ کیونکہ نور اصولاً اس بات کے سخت خلاف ہے کہ جوش کو بھڑکا کر کسی بات کو پیش کیا جائے کیونکہ جو کام محبّت اور پریم سے ہوتا ہی وہ کبھی جوش میں نہیں ہوسکتا۔ مگر اخبار عام کا جلدباز ایڈیٹر اپنی جلدباز طبیعت سے مجبور ہوکر ان تمام اشتہار بازی کا الزام ایڈیٹر نور پر لگاتا ہے ہمارے جلدباز ہمعصر کی یہ جلدبازی بھی قریب قریب اسی جلدبازی کے مشابہ ہے۔ جو پچھلے دنوں آریہ مسافر جالندھر نے سکھوں کے متعلق اپنی جبلی عادت کا اظہار کیا تھا۔ مگر اخبار عام کے جلدباز ایڈیٹر نے جلدبازی اور طراری میں آکر یہ سب کا سب الزام بیچارے مسافر آگرہ پر تھوپ دیا۔ جس سے سکھ پریس نے مسافر آگرہ پر اپنی کرودھی کا اظہار کرنا شروع کردیا ہمارے جلدباز ایڈیٹر کو ذرا بھنگ کم کردینی چاہیئے۔

مسٹر دھرمپال کی توبہ

آریہ سماج میں آنیکے ساتھ ہی میں نے محمود کی پگڑی احمد کے سر کا نظارہ دیکھا میں سمجھا کہ شاید ویدک دھرم کا پرچار اسی کا نام ہے چنانچہ جو حرکات آریہ سماج تجربہ کار رکن کررہے تھے میں نے بھی وہی حرکات شروع کردیں میں اپنی سادہ لوحی سے یہی خیال کرتا تھا کہ یہ کوئی ثواب کا کام کررہے ہیں۔ اس لئے میں بھی اس میں شریک ہوگیا مسلمانوں کو میں نے تنگ کیا۔ عیسائیوں کو میں نے دق کیا غریب دیوسماجیوں کو جو میں نے اذیت دی اسکا تو مجھے عمر بھر افسوس رہیگا۔ جب میں نے بالکل نیک نیتی سے آریہ سماج کے نقایص پر نکتہ چینی کرکے ثواب حاصل کرنا چاہا۔ تو میرے استاد چیخ پڑے کہ یہ گناہ ہے اور گناہ بھی کبیرہ گناہ ہے مجھے سخت تعجب ہوا کہ وہی حرکات جب میں دوسروں کی نسبت کرتا تھا تو وہ اس کو ثواب کا کام بتاتے تھے۔ لیکن جب اسی پیمانے سے میں نے ان کو ناپا تو وہ گناہ ہوگیا چنانچہ میں نے اس مشتبہ پیمانے کی بغور پرداخت کی اور مجھے معلوم ہوگیا کہ واقعی یہ ایک گناہ کی بات ہے کہ ہم کسی بھی مذہب کے بانی یا برگزیدہ انسانوں کی مٹی پلید کریں۔ ہمیں سب کی عزت کرنی چاہیئے چنانچہ اس حقیقت کے ماننے ہی کے ساتھ ہی بلا کسی قسم کی حیل وحجت کے میں نے ترک اسلام سے لیکر اپنی آخری گھنڈی کی کتاب تک جسقدر کتابیں مسلمانوں۔ عیسائیوں۔ دیوسماجیوں وغیرہ کے برخلاف لکھی تھیں ان سب کا چھ ہزار کا ڈھیر لگا کر برسر عام آگ لگوادی۔

(دھرم پال)

”نور“ ہمیں یہ خوشی ہے کہ اب مہاشہ جی نے اصلاح کیطرف قدم اٹھایا ہے۔ مگر ساتھ ہی اس کے ہم مہاشہ جیکو یہ کہے بغیر بھی نہیں رہ سکتے کہ جبتک آپ آرین گزٹ ہوائی میں رہیں گے۔ تب تک آپ اس آلایش سے ہرگز ہرگز نہیں بچ سکتے۔ اگر آپ کے ضمیر نے اس بات کو محسوس کرلیا ہے کہ سماجک گزٹ ہوائی حد سے زیادہ گدلا ہے جیسا کہ اب

دو نئی باتیں

دہرمپال جی لکھتے ہیں کہ:- جب سے میں نے ارجن اخبار کو بند کیا ہے تب سے ہی میں نے اپنے آپ کو ویدوں کے مطالعہ میں لگا دیا ہے - میں مانتا ہوں - کہ میں سنسکرت کا عالم نہیں ہوں - لیکن پھر بھی رشی دیانند نے ویدوں کا جو بھاشیہ کیا ہے یا سائن اور دیگر بھاشیہ کاروں نے جو بھاشیہ کیا ہے - وہ ایسا دقیق یا مشکل نہیں ہے کہ اس کو سمجھنے کیلئے اور نفس مضمون تک پہونچنے کیلئے کسی زیادہ جد و جہد کی ضرورت ہو - اس وقت تک میں نے جسقدر مطالعہ کیا ہے اس میں مجھے دو باتیں سخت حیرانی میں ڈالنے والی معلوم ہوئی ہیں -

اول یہ کہ اگر ایکطرف وید کے منتروں کا جامہ اتار کر ان کے سرل بھاشیہ کو اردو میں رکھہ دیا جاوے اور دوسری طرف قرآن کے تواریخی یا تمثیلی حصے کو الگ کر کے دیگر آیتوں پر سے عربی کا خول اتار کر ان کا ترجمہ سرل اردو میں رکھہ دیا جاوے تو وید اور قرآن کے دونوں ترجموں کو پڑھ کر ایک معمولی شخص کے لئے یہ تمیز کرنا سخت مشکل ہوگا کہ ان میں سے کونسا وید منتروں کا ترجمہ ہے اور کونسا قرآن کی آیتوں کا ترجمہ ہے - مثال کے طور پر میں اس کا ایک چھوٹا سا نمونہ یہاں پیش کرتا ہوں - ایک پرارتھنا منتر پر غور کیجیے:-

KHILAFAT LIBRARY

اوّل:- اوپاسنا کے یوگیہ وہی پرماتما ہے - جو سکل برہمانڈ کا پالن کرتا کرپالو اور دیالو ہے - وہی کرم پھل کا داتا ہے - ہے پرماتمن! ہم تیری ہی اوپاسنا کرتے ہیں - اور تجھ سے ہی سہائتا چاہتے ہیں - ہے پرماتمن! تو ہمیں سو مارگ پر چلا - وہ مارگ جو کہ ودوانوں کا مارگ ہے - جن پر تو نے اپنا اشیرواد کیا ہے پرماتمن! تو ہمیں کو پنتھ سے بچا - وہ کو پنتھ کہ جس پر چلنے والے کو پنتھ گامی تیرے ڈنڈ کے بھاگی بنتے ہیں "

دوم:- اوپاسنا کے یوگیہ وہی نور کل پرماتما ہے جو پرم ہتکاری اور سب کا منگل کرنیوالا ہے - وہی سکل برہمانڈ کا کرتا دہرتا ہے - وہی کرم پھل کا داتا ہے - ہے پرماتمن تو ہمیں سو مارگ پر چلا وہ مارگ جو کہ ودوانوں کا مارگ ہے - جن پر تو نے اپنا اشیرواد کیا ہے پرماتمن! تو ہم کو کو پنتھ سے بچا - تاکہ ہم تیرے ڈنڈ سے بچتے ہوئے سو پنتھ پر چلکر سدا ہی تیری اوپاسنا کرتے رہیں "

مذکورہ بالا اوپاسنا منتر ایک نمونہ کے طور پر پیش کئے گئے ہیں - ان دونوں کو پڑھ کر کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ ان میں سے کونسا ترجمہ وید منتر کا ترجمہ ہے - اور کونسا ترجمہ قرآن کی آیت کا ترجمہ ہے - حالانکہ امر واقعہ یہ ہے کہ ان میں ایک صریحاً وید منتروں کا ترجمہ ہے - اور دوسرا صریحاً قرآن کی آیتوں کا ترجمہ ہے - مگر چونکہ دونوں پر سے عربی اور سنسکرت کا خول اتار دیا گیا ہے اس لئے ان کے نیچے جو حقیقت پوشیدہ تھی وہ بعینہ ایک ہے - اسی طرح میں نے دیکھا ہے کہ وید کے منتروں کے منتر اور قرآن کی آیتوں کی آیتیں بلکہ رکوع کے رکوع لفظ بہ لفظ وید منتروں سے ملتے چلے جا رہے ہیں - میرا خیال ہے اگر قرآن میں سے اس کے تواریخی حصے اور قصے کہانیوں کو الگ کر کے اور اسکا عربی خول اتار کر دوسریطرف وید منتروں کے اوپر سے سنسکرت کا خول اتار کر دونوں کا مقابلہ کیا جاوے تو انسان حیران ہونے کے بغیر نہیں رہ سکیگا جسوقت میں وید اور قرآن کے دونوں ترجموں کو اردو میں لکھہ دونگا - اس وقت سمجھدار انسانوں کو اس پہلو پر غور کرنیکا بہت ساعدہ موقعہ مل سکیگا -

"نور" اگر درحقیقت یہی بات ہے - تو کم از کم مسٹر دہرمپال کے عقیدہ کو ہم تو نہیں سمجھ سکے - اس صورت میں مسٹر موصوف کو ویدک مت گرہن کرنیکے لئے کونسی بہاجت پیش آئی تھی جبکہ ان کے نزدیک قرآن شریف اور وید کی ایک ہی تعلیم ہے - (ایڈیٹر)

یہ آثار مبارک ہیں

شری پنڈت شوشنکر جی کاویہ تیرتھ جو کہ آریہ سماج کے ایک بڑے وِدوان پنڈت اور آجکل گوروکل کانگڑی میں ویدوں کے اچاریہ کی پدوی پر کام کر رہے ہیں - ستیہ دہرم پرچارک میں اپنی دستخطی چٹھی شائع کرتے ہیں جو کہ بمفصلہ ذیل ہے:-

"اوم نمہ پرماتما منے - میں نے آریہ سماج کی ورتمان حالت دیکھ بھال کر نشچہ کیا ہے کہ ابھی ہم آریہ پرشوں میں جنم سے مسلمان وغیرہ کو شامل کرنے کی طاقت نہیں ہے اس لئے جو مہاشے یا آریہ سماج ایسی شدھی کرتا ہے وہ انوچیت (برا) کر رہا ہے - ایسی حالت میں شریمان دہرم ویرجی یدی اپنے گھر لوٹ جائیں تو میں اس کو دوش نہیں مانتا"

(دستخط) شوشنکر شرما کاویہ تیرتھ

دہرمپال کا نوٹ:- اس پر مسٹر دہرمپال جی لکھتے ہیں:-

سری کاویہ تیرتھ جی کے مذکورہ بالا خیال کیساتھ ہم قطعی طور پر اتفاق کرتے ہیں - ہم مدت سے واویلا مچاتے چلے آ رہے ہیں کہ جس قسم کی ذلت غیر ہندوؤں کو آریہ سماج میں ملاکرتی جاتی ہے - اس سے بہتر ہے کہ اس پاکھنڈ کو اڑا دیا جاوے - واقعات پکار پکار کر کہہ رہے ہیں - کہ اس وقت تک جسقدر غیر ہندوؤں کو آریہ سماج نے شدھ کیا - ان کے ہضم کرنے سے وہ قطعی قاصر رہا - اگر بغور دیکھا جاوے تو یہ آریہ سماج کی سخت غلطی تھی کہ اس نے ہندوؤں کے دائرہ سے باہر قدم رکھنے کی کوشش کی حالانکہ ایک ہندو مومنٹ ہوتے ہوئے اس کو صرف وہی کام کرنا چاہیئے تھا - جو کہ ہندو قوم کی منتشر طاقت کو ایک مرکز پر جمع کرنے کا موجب ہوتا - مسلمانوں اور دیگر غیر ہندوؤں کو ہضم کرنے کے خیال نے اس کو سخت نقصان پہنچایا یہ خوشی

KHILAFAT LIBRARY

کی بات ہے کہ آخر کار آریہ سماج کے سمجھدار انسانوں نے آریہ سماج کی اصلی پوزیشن کو سمجھنے اور اس کے مطابق کام کرنے کی طرف قدم اٹھانا شروع کر دیا ہے تجربہ نے یہ بھی بتا دیا ہے کہ موجودہ حالات آریہ سماج مسلمانوں یا عیسائیوں کو ہضم کرنے کی بجائے اچھوت جاتیوں میں زیادہ کامیابی سے کام کر سکتا ہے کیونکہ اچھوت قومیں ان شرائط کو جو خواہ کتنی ہی ذلت آمیز کیوں نہ ہوں اور ان سلوکوں کو جو خواہ کتنی ہی ظالمانہ اور متعصبانہ کیوں نہ ہوں زیادہ آسانی سے قبول اور برداشت کر سکتی ہیں بہ نسبت عیسائیوں یا مسلمانوں کے جو خواہ کتنے ہی گرے ہوئے کیوں نہ ہوں مگر پھر بھی وہ آریہ سماج یا ہندوؤں کے ہاتھ سے اچھوت قوموں کی سطح پر رکھے جانے اور ان کے سے سلوک اور برتاؤ کو برداشت کرنے کے لئے کسی صورت میں بھی طیار نہیں ہو سکتے نہیں ہوئے اور نہیں ہوں گے۔ آریہ سماج میں جو اب نئی لہر چلی ہے وہ خواہ نیشنل یا قومی لہر ہو یا اس کو کسی دوسرے نام سے پکارا جاوے مگر وہ ایک صحت بخش لہر ہے اگرچہ وہ کسی صورت میں بھی دھارمک لہر نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم آریہ سماج کے بوڑھے بوڑھے سفید ریش کارکنوں کو جہاں آج "تلسی اور شالگرام" کے وواہ کی فلاسفی پر زمین و آسمان کے قلابے ملاتے دیکھتے ہیں۔ وہاں اس کے ساتھ ہی آریہ سماج کے جہاتماؤں کو "آریہ" اور "ہندو" کو ایکدوسرے کا مترادف لکھتا ہوا پاتے اور قومی بیماری میں غرق دیکھتے ہیں۔ ملکی اور قومی ترقی کے لئے یہ آثار مبارک ہیں۔ شری کاویہ تیرتھ جی نے جو رائے ظاہر کی ہے وہ نہایت عمدہ اور قابل تقلید ہے۔ صرف یہی نہیں کہ ان مسلمانوں یا عیسائیوں کو جو آریہ سماج میں آنا چاہتے ہیں اس پر غور کرنے اور اگر ممکن ہو تو اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے بلکہ مسلمان اور عیسائی اخبار نویسوں کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ شری کاویہ تیرتھ جی کی اس رائے کا اپنے اپنے اخبارات میں بڑے زور شور سے اعلان کر دیں تا کہ اگر انہیں سے کوئی شخص آریہ سماج میں آنے کے لئے تیار ہو کہ وہ اس نیک اور عمدہ صلاح کو پڑھ کر اراد آنے سے رک جائے اگرچہ مسلمانوں کی آمد آریہ سماج میں پہلے سے بند ہو چکی ہے۔ لیکن اسلامی اخبارات کا فرض ہے کہ وہ شری پنڈت کاویہ تیرتھ جی کی رائے کو اپنے اخبارات میں بخوبی مشتہر کر دیں کیونکہ یہ صرف شری کاویہ تیرتھ جی کی ہی رائے نہیں ہے۔ بلکہ اس وقت آریہ سماج کی بہ ہیئت مجموعی یہی رائے ہے۔ کیونکہ امر واقعہ یہ ہے کہ آریہ سماج کہ وہ صرف یہی نہیں کہ دھارمک پہلو کو نظر انداز کر کے محض قومی یا پولٹیکل نکتہ خیال سے نہ صرف مسلمانوں سے ہی نفرت کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ بلکہ جو ایک دو جنم کے مسلمان آریہ سماج میں رہ گئے ہیں اُن کو بھی وہ اُسی نظر سے دیکھتے ہیں۔ جس نظر سے کہ ٹرنسوال کی گورنمنٹ ہندوستانی قلیوں کو دیکھتی ہے۔ اور ان کے ساتھ سلوک بھی ویسا ہی کیا جاتا ہے بلکہ بعض حالتوں میں قلیوں سے بدتر سلوک کیا جاتا ہے ایسے نظاروں کو دیکھ کر شری پنڈت کاویہ تیرتھ جی کا دل پسیجا۔ اور انہوں نے اس ظلم کو روکنے کیلئے اپنی نہایت ہی قیمتی رائے کا اظہار کر دیا۔ ہم چاہتے ہیں کہ شری پنڈت کاویہ تیرتھ جی کی رائے کو زیادہ سے زیادہ اشاعت دیجاوے۔ مسلمان اخبارات ثواب دارین حاصل کریں گے اگر وہ دیدوں کے اچارج شری پنڈت کاویہ تیرتھ جی کی اس رائے کو اپنی کمیونٹی کے ایک سرے سے دوسرے تک پھیلا کر اپنے بچے بچے کو آگاہ کر دیں کہ اگر انمیں سے کوئی شخص آریہ سماج میں آنے کی غلطی کرنے پر آمادہ ہو تو وہ اس رائے کا پہلے مطالعہ کر لے جو کہ آریہ سماج کے ایک ہی خواہ دھارمک اور دردمند دل کے اندر سے نکلی ہے۔ ہاں اگر کسی مسلمان یا عیسائی کا دل آریہ سماج میں آکر جوتیاں کھانے اور ذلیل ہونے کو چاہتا ہو۔ تو وہ کل نہیں آج ہی آریہ سماج میں آکر نمونہ دیکھ جائے۔ چالیس سے زیادہ اچھے اچھے تعلیمیافتہ عیسائی اور مسلمان ہماری آنکھوں دیکھتے آریہ سماج میں آئے اور آریوں کے لمبے لمبے جوت کھا کر ایسے واپس بھاگے کہ آج ڈھونڈنے پر بھی ان کا پتہ نہیں ملتا۔ یہ ایک سچائی ہے جو اخباری دنیا سے مخفی نہیں ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ تعلیم یافتہ مسلمانوں یا عیسائیوں کی آمد اب آریہ سماج میں بند ہو چکی ہے۔ اگر بغور دیکھا جاوے تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں معلوم ہوگی۔ کیونکہ شدھی کی سپرٹ میں ہمدردی نہیں۔ بلکہ انتقام کی سپرٹ کام کر رہی تھی۔ کیونکہ اگر یہ تحریک فی الحقیقت غیر ہندوؤں کو اپنی اخوت اور گود میں لینے کے لئے جاری کی گئی ہوتی تو اُن کے آریہ سماج میں آجانے پر اُن کے ساتھ ایسا بُرا سلوک کبھی بھی نہ کیا جاتا ہو جو شاید کسی ہی مہذب سوسائٹی میں نہیں دیکھا جائیگا۔ یہی وجہ ہے کہ آج آریہ سماج کے شری پنڈت شوشنکر کاویہ تیرتھ جیسے دھارمک۔ وِدوان اور دردمند دل شدھی کو بند کرنیکے لئے آواز اُٹھانے پر مجبور ہوئے ہیں اور ہم صدقدل سے ان کی رائے کے ساتھ اتفاق کرتے ہیں۔ (دہرمپال)

نور بیچارے دہرمپال کو یہ کیا معلوم ہوگا۔ کہ سماج اسے پہلے شہرت کے بانس پر چڑھا کر پھر اس طرح پٹخ دے گی۔ مگر ہماشہ دہرمپال کو یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ بت پرستوں کی قسمت میں ہی یہ لکھا ہے۔ کہ ان کی بت ٹوٹیں اور انہیں مایوس ہونا پڑے

کیا آپ کو معلوم نہیں کہ نور کے پریمی نور کی توسیع اشاعت میں مشغول ہیں کیا آپ بھی ایک یا دو خریدار دیکر اپنے فرض سے سبکدوش نہیں ہونگے؟

آریوں اور سکھوں کا جھگڑا اور سیتیہ دہرم کا رگڑا

سیالکوٹ میں سکھوں اور آریوں کا آپس میں جو پہلے کچھ جھگڑا ہو گیا تھا اس پر ہمعصر سیتیہ دہرم پرچارک لکھتا ہے:۔

"جو دہرم شانتی کا مول ہے۔ اس دہرم کے نام پر جو منش ودیش اور اشانتی پھیلاتا ہے۔ وہ منش جاتیہ کا شترو ہے۔ وہ دہرم کا دشمن ہے۔ ہمارے کئی آریہ سماجی بھائی نہ جانیں کیوں منش سماج کے دشمن بننے کا یتن کر رہے ہیں۔ سیالکوٹ کی خبر ہے کہ وہاں آریوں اور سکھوں میں بڑا ہی گتھم گتھا ہوا سکھوں نے آریہ سماج اور رشی دیانند کو گالیاں دیں اور جواب میں آریوں نے گورو نانک پر خوب گالیوں کی بوچھاڑ کی۔ اس خبر کو سنکر ہمیں سیالکوٹ کے آریوں پر بڑا ہی شوک ہوا۔ ہم ان سے پوچھتے ہیں۔ کہ گورو نانک کو گالیاں دینے سے کتنے سکھ آریہ بنے؟ پرچارک ۹ جیٹھ سمت ۱۹۶۸

مسٹر دہرمپال کا نوٹ

:۔ اس پر مسٹر دہرمپال جی لکھتے ہیں کہ:۔

ہمعصر سیتیہ دہرم پرچارک نے سیالکوٹ کے آریوں پر شوک پرگٹ کرنے میں قدرے جلدی سے کام لیا ہے۔ کیونکہ اس میں آریہ سماج سیالکوٹ کے ممبروں کا کوئی قصور نہیں ہے اور نہ ہی انہوں نے سکھوں کو گالیاں دیں ہیں۔ بلکہ سکھوں کو اگر جوش آیا یا آتا ہے تو ستیارتھ پرکاش کے اس مضمون پر آتا ہے۔ جہاں سوامی دیانند نے گورو نانک کو دمبھی یا مکار لکھا ہے۔ جب تک گورو نانک کے بارہ میں یہ الفاظ ستیارتھ پرکاش میں موجود ہیں۔ تب تک یہ ناممکن ہے کہ سکھوں اور آریوں میں صلح صفائی ہو سکے۔ کسی زمانے میں آریہ سماج کی دونوں پارٹیوں میں یہ سوال اٹھایا گیا تھا کہ ستیارتھ پرکاش میں سے ان الفاظ کو اڑا دیا جاوے۔ لیکن اس بات کی سب سے زیادہ مخالفت ہمعصر سیتیہ دہرم پرچارک نے ہی کی تھی۔ ہمعصر موصوف کے مذکورہ بالا لیکھ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اب ایسے شخص کو، جو دہرم کے نام پر منشوں میں ودیش پھیلاتا ہو۔ منش جاتیہ کا شترو خیال کرتے ہیں اگر انکا یہ خیال آریہ سماج سیالکوٹ کے آریوں کے متعلق کسی خاص "گروہ" یا "ممبر" کے بس میں ہو کر ظاہر نہیں کیا گیا تو ہمیں امید کرنی چاہیئے کہ اب وہ ستیارتھ پرکاش میں سے گورو نانک کے بارے میں "دمبھی" وغیرہ کے الفاظ کو خارج کروا دینے کے حق میں ہوں گے۔ کیونکہ جھگڑے کی بنیاد یہی الفاظ ہیں۔ بلکہ ہم تو یہاں تک کہیں گے کہ ستیارتھ پرکاش میں عیسائیوں اور مسلمانوں کے بارے میں جو سمولاس ہیں۔ وہ بھی ستیارتھ پرکاش میں سے اڑا دینے چاہئیں۔ کیونکہ ان سے بقول پرچارک ہم لوگ خواہ مخواہ "منش سماج کے دشمن بننے کا یتن کر رہے ہیں"۔ دوسری بات یہ بھی ہے کہ ستیارتھ پرکاش کے سب سے پہلے اڈیشن میں یہ سمولاس نہیں تھے۔ اور موجودہ مروج اڈیشن سوامی جی کی مرتیو کے بعد چھپا ہے۔ ہمعصر پرچارک ستیارتھ پرکاش میں ملاوٹ تسلیم کر چکا ہے اس لیئے اگر ان سمولاس کو ہم ملاوٹ تسلیم کر کے ستیارتھ پرکاش میں سے اڑا دیں تو سب جھگڑے دور ہو جائیں۔ کیا پرچارک ہماری بات پر دھیان دیگا؟

KHILAFAT LIBRARY

"نور" لاریب یہ تجویز تو نہایت ہی اچھی ہے اگر آریہ سماج اخلاقی جرأت سے کام لیکر ایسا کر دکھائے تو مذہبی دنیا میں جو یہ اشانتی کی خطرناک لہریں ٹھاٹھیں مار رہی ہیں فرو ہو کر یکدم شانتی اور امن وچین کا راجیہ قائم ہو سکتا ہے۔ مگر ہمیں امید نہیں کہ آریہ سماج اس نیک صلاح کو ماننے کیلئے تیار ہو۔ کیونکہ آریوں کے جسقدر اخبار ہیں وہ محض کھنڈن منڈن پر ہی چل رہی ہیں۔ اگر اس طریق کو

بند کیا گیا تو بھلا ان یتیموں کی پرورش کیسے ہوگی دوم:۔ آجکل آریہ سماج جو پہلے ہی مہاشہ دہرمپال کو شتبہ نگاہ سے دیکھتی ہے وہ بھلا کب اس کے مشورہ پر چلنے کیلئے تیار ہو سکتی ہے۔ (ایڈیٹر)

آریہ سماج یورپین نگاہ میں

پرکاش لکھتا ہے کہ مسٹر ہربرٹ ازلے نے اپنی ایک کتاب people of India

پیوپل آف انڈیا میں (آریہ سماج کے متعلق لکھا ہے کہ آریہ سماج کو اس بات کے کہنے میں کچھ تامل نہیں کہ جو شخص ہمارے ساتھ نہیں وہ ہمارے مخالف ہیں"

آگے چلکر پرکاش دوسری رائے لارڈ مارلے کی پیش کرتا ہے کہ لارڈ مارلے نے اپنے ایک مضمون میں ظاہر کیا ہے کہ اس فرقہ میں حب الوطنی کی عجیب آمیزش ہے"

"نور" اول الذکر جس نے یہ ظاہر کیا ہے۔ کہ آریہ سماج کو اس بات کے کہنے میں کچھ تامل نہیں کہ جو شخص ہمارے ساتھ نہیں وہ ہمارا مخالف ہے کاش اسے ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۱۷۴ کا وہ فتوی بھی معلوم ہوتا جس میں یہ لکھا ہے کہ مخالف پرشوں کے مارنے میں ہنتا کو پاپ نہیں ہوتا۔ چاہے پرسدھ مار جاہے اپرسدھ یعنے مخالف کو قتل کرنے میں کچھ گناہ نہیں۔ خواہ چھپکر قتل کیا جائے یا ظاہر طور پر۔ اس حکم کے دیکھنے کے بعد پیپل آف انڈیا کے people of India مصنف کو آریہ سماج اپنی اصلی پوزیشن میں نظر آجاتی۔

اور ہو جا الذکر صاحب جنہوں نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اس فرقہ میں حب الوطنی کی عجیب آمیزش ہے" کیا ہی خوب ہوتا اگر یہ صاحب آریہ سماج کے بانی رشی اور مہارشی پنڈت دیانند صاحب کے اس حکم کو

کو ستیارتھ پرکاش کے آٹھویں سمولاس ۲۹۷ صفحہ میں دیکھ پاتے جسمیں جلی حروف کیساتھ یہ لکھا ہوا ہے کہ جو ہندوستان سے علاوہ ملک ہیں وہ ملیچھوں اور راکچھسوں کے ملک ہیں۔ ہندوستان سے مشرق شمال۔ شمال مغرب۔ اور مغربی ملکوں میں رہنے والوں کا نام راکچھس ملیچھ اور اسُر ہے۔ جسکا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ جاپان چین۔ تبت۔ فارس انگلینڈ۔ جرمنی۔ فرانس وغیرہ وغیرہ ملکوں میں رہنے والوں کا نام راکچھس اور ملیچھ ہے" جس سے معلوم ہو جاتا کہ واقعی بانئے سماج اور سماج کی سرشت میں حب الوطنی کسطرح کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ اور تو اور۔ انگلینڈ۔ جرمنی۔ فرانس وغیرہ سات سمندر پار رہنے والے بھی محض بدلیشی ہونیکے راکچھس اور ملیچھ بن گئے۔ اور پھر کیا ہی اچھا ہوتا اگر ستیارتھ پرکاش کے ۱۷۴ صفحہ میں راکچھسوں اور ملیچھوں کیلئے خطرناک مگر مذہب کی آڑ میں فتویٰ بھی ڈھونڈا جاتا۔ تاکہ آریہ سماج اور اسکا بانی اصلی رنگ وروپ میں ظاہر ہو جاتے +

پرکاش پرخاش میں جل بل کر کوئلہ ہوگیا

سرسیدؒ کے پاس ایک دفعہ کوئی بھوکا مرتا ہوا آیا۔ اور کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ کسی نہ کسی طرح سے میں بھی اپنی پیٹ پوجا سے آزاد ہو جاؤں اور کام بھی برائے نام ہی کرنا پڑے

سرسید اس کی خصلت کو فوراً تاڑ گیا اور جواب دیا کہ تم مجھے گالیاں نکالنی شروع کر دو تمہیں خاطر خواہ ٹکڑے ملتے رہیں گے۔ سو یہی وطیرہ آج کل ہندو اخبارات نے اختیار کر رکھا ہے پچھلے دنوں ہز ہائینس آغاخان کو ہندوستان کے منافق ایڈیٹر نے بے نقط سنا کر خوب ہاتھ رنگے

یہ دیکھ میاں پرکاش کے مُنہ میں بھی پانی بھر آیا تھا۔ اس کی خوش قسمتی کو رادھا سوامی کے مت کے موجودہ گورو سرکار کامتا پرشاد کو لاہور میں آنیکا اتفاق ہوا۔ اب پھر کیا تھا۔ میاں پرکاش کی گھر میں گھی کے چراغ جلنے لگے۔ رادھا سوامی اور اس کے گورو کو بے نقط سنانی شروع کر دیں۔ وسط مئی سے لیکر آجتک جسقدر پرکاش کے پرچے شایع ہو گئے ہیں۔ رادھا سوامی مت کو خوب پانی پی پی کر کوسا جاتا ہے۔ اور اس کو سننے اور بے نقط سنانے کیلئے یہ عذر پیش کیا جاتا ہے کہ رادھا سوامی کے گرنتھوں میں کل ادیان کے بزرگوں کی شان میں ہتک آمیز الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ مگر کیا پرکاش کو ستیارتھ پرکاش کا چودھواں سمولاس بھول گیا۔ جس میں غیر مذاہب کے بانیوں کو آڑے ہاتھوں لیا گیا ہے۔ اگر رادھا سوامی مت کے گرنتھوں میں کسی بانیٔ دھرم کی نندیا ہے تو بے شک اپنی جگہ یہ ہتک ہی قابل اعتراض فعل ہے۔ مگر کم از کم پرکاش کو محض اس بنا پر رادھا سوامی مت کو نہیں کوسنا چاہیئے۔ جبکہ وہ خود بھی اس سے کئی درجہ بڑھ کر اس برائی میں آلودہ ہے۔ ہاں اگر ٹکے کمانے سے غرض ہے تو وہ ایک الگ امر ہے۔ مگر ایڈیٹر پرکاش کو یاد رکھنا چاہیئے کہ غالباً اُسے سوزاک اور آتشک کے اشتہاروں سے بڑھ کر اس میں زیادہ آمدنی نہیں ہوگی +

KHILAFAT LIBRARY

نور اور نور کے پریمی

کیا کہیں اور کیا نہ کہیں کہتے کہتے تو ہم تھک گئے ہیں۔ ایڈیٹر کا کام ہے۔ کہ وہ بلحاظ مضامین اخبار کو اعلےٰ بنائے۔ مگر ناظرین کا کام ہے۔ کہ وہ بلحاظ توسیع اشاعت عملی محبت کا ثبوت دیں۔

بفضل خدا دوست اور دشمن اس بات کو مان گئے ہیں۔ کہ بلحاظ مضامین کے "نور" ایک اعلےٰ پائے کا اخبار ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہوگا کہ سکھوں کے متعلق مضامین کو آریوں نے اپنے اخبارات میں لیا۔ اور آریوں کے متعلق مضامین کو سکھ پریس نے اپنے کالموں میں جگہ دی۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ اور تو اور اغیار بھی نور کو کس نگاہ سے دیکھتے ہیں مگر کس قدر افسوس بلکہ ماتم کی جگہ ہے۔ کہ بلحاظ اشاعت کے نور ابھی مطمئن درجہ تک نہیں پہونچا۔ نور سے محبت کرنے والو۔ اگر آپ چاہتے ہو کہ آپ کا نور۔ نور علےٰ نور ہو کر تاریک سے تاریک کوٹھڑیوں میں بھی اپنی کرنوں سے اجالا کرتا رہے۔ تو اس کی ایک ہی راہ ہے وہ یہ کہ ہر ایک خریدار نور کے لئے ایک یا دو خریدار مہیا کر دے کیا ایک یا دو خریداروں کا مہیا کرنا بھی کچھ مشکل ہے۔ پھر جبکہ نور بفضل خدا بلحاظ مضامین کے اعلےٰ اور بلحاظ قیمت کے سخت ارزاں ہے۔ کون شخص ہے جس کے ایک یا دو دوست نہیں۔ کیا اگر آپ نور کے نام سے انہیں خریدار ہی کے لئے اپیل کریں۔ تو وہ کچھ گریز کریں گے ہرگز نہیں؟ صرف سستی ہے۔ دوستو آریوں کے گھٹیل سے گھٹیل اور رذیل سے رذیل پرچہ کو بھی اٹھا کر دیکھ لو ایک ہزار سے کم کسی کی اشاعت ہی نہیں ہوگی۔ مگر دوسری طرف مسلمانوں کی اخبار ہیں جن کے اعلےٰ سے اعلےٰ اخبارات کی اشاعت بھی سخت پریشانی کی حالت میں ہے آہ افسوس ہم کہاں تک یہ رونا روتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ہمارے ناظرین کو اپنے فرض سے آگاہ کرے اور ہر ایک نور کا ناظر اپنے دل میں یہ عہد کر لے کہ نور کو کم از کم ایک خریدار دینا ہے۔ تو یہ مسئلہ ایک ہی ہفتہ کے اندر اندر ہی طے ہو سکتا ہے۔

دین اسلام یورپین نظر سے

نمبر ۱۰

(۲) تاریخ ڈروی میں جسکا مصنف فرانس کا وزیر اعظم ہے۔ لکھا ہے کہ ایک زمانہ میں اہل یورپ تاریکی وجہالت میں ٹکریں مارتے پھرتے تھے کہ دفعتہً انپر امت اسلامیہ کی جانب سے علوم ادبیہ اور فلسفیہ اور فنون صنائع ودستکاری کا ایک پرتو افگن ہوا کیونکہ اس زمانہ میں شہر بغداد۔ سمرقند۔ دمشق بیروت مصر فارس۔ غرناطہ۔ قرطبہ وغیرہ علوم وفنون اور صنائع کے مرکز تھے اور جہاں کہیں کمالات علمی اور عملی پھیلے انہیں شہروں میں سے پھیلے۔ قرون متوسط میں اہالیان یورپ انہیں شہروں میں سے علوم اور فنون کو اخذ کر لیگئے۔

(۳) گاڈفری ہیگنس لکھتا ہے کہ میں بخوبی جانتا ہوں کہ عیسائی لوگ مسلمانوں اور ان کے مذہب اور ان کی ہر ایک شے پر نظر حقارت ڈالتے ہیں۔ مگر وہ تحقیق کریں تو معلوم ہو جائے کہ اہل اسلام اپنے مذہب پر قایم ہونے کے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد تمام روئے زمین پر سب سے زیادہ فیاض اور سب سے زیادہ باعلم قوم ہو گئے۔ اور متقدمین کے علوم مفیدہ بھی ہم کو بیشتر انہیں کے ذریعہ سے ملے مسلمانوں کے مذہب میں فیاضی اور تہذیب اخلاق کے اکثر مسایل ہیں اور جاہل متعصبوں کے باعث ان پر الزام لگانا محض بیجا ہے۔ جیسا کہ دین عیسوی کو اس کے پادریوں اور اس کے محققوں سے ہے۔ فرنگی اس فوقیت پر دجوان کو اب مسلمانوں پر ہے بڑے نازاں ہیں اور جو کوئی ان کی گفتگو سنے تو یہی جانے کہ زمانہ سابق میں کوئی قوم اس سے عمدہ اور مفید تحصیل میں کبھی فایق نہیں ہوئی۔ حالانکہ یہ دھوکا ہے کیونکہ بجز چند فروعات اس حکمت عملی کے کہ جو تجربہ سے متعلق ہے اور سوائے کارخانوں کے اور کوئی ایسی بات نہیں کہ جو خلفا کی رعایا میں نہ تھی اور اب گریٹ برٹن میں حاصل ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

(۴) جان ڈیون پورٹ اپنی کتاب میں موشم مورخ کا یہ قول نقل کرتا ہے کہ یہ بات یقینی ہے کہ اس زمانہ میں اہل عرب نے ملک ہسپانیہ اور اٹلی میں بہت سے مدرسے جاری کئے تھے۔ اور ان مدرسوں میں ہزاروں طلبا عربی فلسفہ اور حکمت کی تعلیم پاتے تھے اور پھر ان علوم کو آکر عیسائی مدرسوں میں جاری کرتے تھے۔ ہمیں اسباب کا یقین کرنا چاہیئے کہ تمام قسم کے علم یعنے طب اور طبیعات اور فلسفہ اور ریاضی جو دہویں صدی سے یورپ میں جاری ہوئے ہیں۔ یہ سب اصل میں عرب کے مدارس فلسفہ سے سیکھے گئے تھے۔ بالخصوص اندلس کے اہل اسلام تو فلسفہ یورپ کے بانی خیال کئے جاتے ہیں۔ اہل روما گوتھ لوگوں نے ہسپانیہ کو دو سو برس میں فتح کیا تھا۔ مگر اہل عرب نے صرف بیس برس میں اس ملک کو فتح کیا تھا۔ اور کوہ پرینیز سے اتر کر اس طرف فرانس میں پہونچگئے ان کو علمی ترقی بھی ایسی جلدی حاصل ہوئی جیسی انہیں فتحیں حاصل ہوئی تھیں۔

(۵) ڈاکٹر ٹیٹلر سکندر فریزر اپنی کتاب کے دوسرے حصہ میں لکھتا ہے کہ فرنگستان میں جو علوم کا چرچا ہوا وہ عربوں ہی کی وجہ سے ہے عربوں نے خاص ان کتابوں پر التفات کیا جنمیں علوم ریاضی اور طبعی اور الٰہی مندرج تھے۔ اور فرنگستان کے ممالک مغربی بھی یورپ کے ترجموں کے وسیلے سے ان علموں سے آگاہ ہوئے۔ شارلیمین شاہ فرانس نے ان علوم کو زبان عربی سے لاطینی میں ترجمہ کرادیا دستکاری کے صنائع بدایع ممالک فرنگستان میں بہت کم تھے۔ مسلمانوں نے اُسے ترقی بخشی اور علم معماری بھی اہل فرنگ نے عربوں سے حاصل کیا۔ جس میں بڑی شان اور انداز اور عمدگی نمایاں ہوئی ہے +

(۶) ڈاکٹر اسپرنگر لکھتے ہیں۔ کہ محمدؐ کو آفتاب اور برستے پانی اور اگتی گھاس میں خدا ہی کا ید قدرت نظر آتا تھا۔ غرش رعد اور آواز آب اور طیور کے نغمے میں حمد الٰہی کی آواز سنائی دیتی تھی۔ سنسان جنگلوں اور پرانے شہروں کے خرابات میں خدا ہی کے قہر کے آثار دکھائی دیتے تھے۔ الخ

(۷) راڈول صاحب دیباچہ قرآن میں لکھتے ہیں۔ کہ محمدؐ کے سب کام اس نیک نیتی کی تحریک سے ہوئے تھے کہ اپنے ملک کے لوگوں کو جہالت و ذلت اور بت پرستی سے چھوڑائیں ان کی نہایت مرتبہ کی خواہش یہ تھی کہ سب لوگوں سے امرحق (یعنے توحید الٰہی) مشہور کرائیں۔ مقتضائے حوادث اور بتدریج خوض تام اس امر کا باعث ہوا کہ انہوں نے اپنے آپ کو خدا کا رسول آمین کامل کر لیا تھا۔ تاہم محمدؐ کی سیرت ایک عجیب نمونہ اس قوت اور حیات کا ہے جو ایسے شخص میں ہوتی ہے کہ جس کو خدا اور قیامت پر کامل اعتقاد ہوتا ہے۔ اس میں سے جو کچھ نتیجے نکالے جایئں ان کی ذات کریم اور سیرت ہمیشہ ان کو ان لوگوں میں تصور کیا جائے۔ جن کو ایمان اور اخلاق اور ابنائے جنس کی تمام حیات دینوی پر ایسا اختیار حاصل ہے جو حقیقت میں بجز کسی اولوالعزم کے اور کسی کو نہیں ہوتا۔ الخ

(۸) گاڈفری ہیگنس صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:۔ کہ گبن صاحب لکھتا ہے:۔

چاروں خلفاء کے اطوار یکساں صاف اور ضرب المثل تھے۔ ان کی سرگرمی دلی ہی اخلاص کے ساتھ تھی اور ثروت اور اختیار پاکر بھی اپنی زندگیاں ادائے فرایض اخلاقی اور مذہبی میں صرف کیں۔ یہی آدمی محمدؐ کے اول جلسہ میں شامل تھے پیشتر اس سے کہ آپ نے اقتدار حاصل کیا اور آپ کے جانبدار ہوگئے۔ یعنے ایسے وقت میں کہ آپ ہدف آزار ہوئے اور جان بچا کے ان کے ملک سے چلے گئے اول ہی اول مذہب تبدیل کرنے سے ان کی راستی ثابت ہوتی ہے۔ اور

KHILAFAT LIBRARY

دنیا کی سلطنتوں کو فتح کرنے سے ان کی لیاقت کی فوقیت معلوم ہوتی ہے اس صورت میں کوئی شخص یقین کرسکتا ہے کہ ایسے شخصوں نے ایذائیں سہیں اور اپنے ملک سے جلاوطنی گوارا کی اس گرمی سے اس کے پابند ہوئے۔ یہ سب امور ایک شخص کی خاطر ہیں جس میں ہر طرح کی برائیاں ہوں اور سلسلہ فریب اور سخت عیاری کیلئے ہوں جو ان کی تربیّت کے بھی خلاف ہو اور انکی ابتدائی زندگی کے تعصبات کے بھی مخالف ہو تو اس پر یقین نہیں ہوسکتا اور امکان کے احاطہ سے خارج ہے۔ عیسائی اس کو یاد رکھیں تو بہت اچھا ہو۔ کہ محمدؐ کے مسائل نے اس درجہ کا نشائے دینی آپ کے مریدوں میں پیدا کیا۔ جس کو مسیح کے ابتدائی پیروؤں تلاش کرنا بیفایدہ ہے۔ آپ کا دین اس تیزی کیساتھ پھیلا۔ کہ جس کی نظیر دین عیسوی میں نہیں۔ نصف صدی سے کم میں اسلام بہت سے عالیشان اور سرسبز سلطنتوں پر غالب آگیا۔ جب حضرت عیسیٰ کو صلیب دیگئی توان کے پیرو بھاگ گئے اور انکا نشائے دینی جاتا رہا۔ اور وہ اپنے مقتدا کو موت کے پنجے میں گرفتار چھوڑ کر چلدیئے اگر بالفرض آپ کی حفاظت کرنے کی ان کو ممانعت تھی تو آپ کی تشفی کے لیئے تو حاضر رہتے اور صبر سے آپ کے اور اپنے ایذا رسانوں کو دھمکاتے برعکس اس کے محمدؐ کے پیرو اپنے مظلوم پیغمبر کے گرد آئے۔ اور آپ کے بچاؤ میں اپنی جانیں خطرہ میں ڈالکر کل دشمنوں پر آپ کو غالب کیا الخ +

پھر خود گبن اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں۔ کہ محمدؐ کا مذہب شکوک اور شبہات سے پاک ہے۔ مکہ کے پیغمبر نے بتوں اور انسانوں اور ستاروں اور سیاروں کی پرستش کو اس معقول دلیل سے رد کیا۔ محمدؐ نے اپنی سرگرمی کی کائنات کے بانی کا ایک ایسا وجود تسلیم کیا ہے کہ جسکی نہ ابتدا ہے نہ انتہا نہ کسی شخص میں محدود نہ کسی مکان میں نہ کوئی اسکا ثانی ہے جس سے اس کو تشبیہ دیسکیں۔ بڑے بڑے حقایق کو پیغمبر نے مشہو کیا اور اسکے پیرؤں نے اس کو نہایت مستحکم طور سے قبول کیا اور قرآن کے مفسروں نے معقولات کے ذریعہ سے بہت درستی کیساتھ اسکی تصریح اور تشریح کی۔ ایک حکیم جو خدا تعالےٰ کے وجود اور اس کی صفات پر اعتقاد رکھتا ہے۔ مسلمانوں کے عقاید مذکورہ کی نسبت کہہ سکتا ہے کہ وہ ایسا عقیدہ ہے۔ جو ادراک موجودہ اور قوائے عقل سے بہت بڑھ کر ہے............. وہ اصل الاصول جن کی عقل اور وحی پر ہے۔ محمدؐ کی شہادت سے استحکام کو پہونچے۔ چنانچہ ان کے معتقد ہندوستان سے لیکر مراکو تک موحّد کے لقب سے ممتاز ہیں اور بتوں کو ممنوع سمجھنے سے بت پرستی کا بھی خطرہ مٹادیا۔ الخ

(۹) ولیم میور اپنی کتاب سیرت محمدیہ میں لکھتا ہے کہ ایک زمانہ نامعلوم سے مکّہ اور جزیرہ عرب کی روحانی کیفیت بالکل بیحس ہوگئی تھی۔ گو ایک ضعیف اور ناپاید اثر یہودیت اور نصرانیت یا فلسفہ کا عرب پر ہوا تھا۔ جیسے کہ ایک دریا غیر رواں کی سطح کا ادھر اُدھر لہر کہانا۔ مگر تہ میں بحس و حرکت رہنا۔ تمام عرب توہمات اور ظلم اور بدکاریوں میں غرق ہو رہے تھے یہ عام رسم تھی کہ بڑا بیٹا اپنے باپ کی بیویوں کو بیاہ لیتا تھا اُن کے غرور اور افلاس سے رسم دختر کش بھی جاری ہوگئی تھی انکا مذہب حد درجہ کی بت پرستی تھا۔ اور انکا ایمان ایک مسبب الاسباب مالک علے الاطلاق پر نہ تھا قیامت اور جزا اور سزا جو فعل یا ترک کا باعث ہو۔ اسکی انہیں خبر نہ تھی۔ ہجرت سے ۱۳ برس پہلے (یعنے قبل از نبوت) تو شہر مکہ نہایت ذلیل حالت میں بیجان پڑا ہوا تھا۔ مگر ان تیرہ برسوں نے تو وہ اثر عظیم پیدا کیا کہ سینکڑوں آدمیوں کی جماعت نے بت پرستی چھوڑ کر خدائے واحد کی پرستش اختیار کی اور اپنے اعتقاد کے موافق وحی الہی کی ہدایت کے مطیع ہوگئے۔ اسی قادر مطلق سے بکثرت و شدّت دعا مانگتے تھے اُسی کی رحمت پر مغفرت کی امیّد رکھتے تھے۔ حسنات خیرات پرہیزگاری اور انصاف کرنے میں بڑی کوشش کرتے تھے۔ اب انہیں شب و روز اسی قادر مطلق کا خیال ہے۔ اور یہ کہ وہی رزاق ہماری ادنے ادنے حوائج کا خبرگیراں ہے ہر ایک قدرتی یا طبعی کیفیت میں ہر ایک امور متعلقات زندگانی اور اپنی خلوت و جلوت کے ہر ایک حادثے اور تغیرات میں وہ اسی کی ید قدرت کو دیکھتے تھے۔ اور اس کے علاوہ وہ لوگ اس روحانی حالت کو جسمیں وہ خوشحال اور حمد کناں رہتے تھے خدا کے فضل خاص اور رحمت باختصاص کی علامت سمجھتے تھے۔ اور اپنے کافر اہل شہر کے کفر کو خدا کی تقدیر کئے ہوئے خذلان کا نشان جانتے تھے۔ محمدؐ وہ اپنے حیات تازہ بخشنے والا سمجھتے تھے۔ اس تھوڑے عرصہ میں مکہ اس عجیب تاثیر سے دو حصّوں میں منقسم ہوگیا۔ مسلمانوں نے مصیبتوں کو تحمل اور شکیبائی سے برداشت کیا۔ ایک سو مرد و عورت نے اپنے ایمان عزیز سے انکار نہ کرکے اپنا گھر باہر چھوڑ کر حبش کو ہجرت کرلی تھی۔ پھر اس سے زیادہ آدمی اور ان میں نبی بھی اپنے عزیز شہر کو اور مقدس کعبے کو چھوڑ کر مدینے کو ہجرت کر آئے۔ اور یہاں بھی اس عجیب تاثیر نے دو تین برس کے عرصہ میں ان لوگوں کیواسطے ایک جو نبی اور مسلمانوں کی حمایت میں جان دینے کو مستعد ہوگئے تیار کردی۔ اہل مدینہ کے کانوں میں یہودی حقانی باتیں عرصہ سے گوشگذار ہوچکی تھیں مگر وہ بھی اسوقت خواب خرگوش سے نہ جاگے۔ جب روح کو کپکپا دینیوالی باتیں نبی عربی سے سنیں اسوقت البتہ ایک نئی اور سرگرم زندگانی میں دم بھرنے لگے۔"

پھر اسی کتاب میں آگے چلکر لکھتا ہے کہ ہم بلا تامل اسبات کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ اسلام نے ہمیشہ کو واسطے اکثر توہمات باطلہ کو کالمعدوم کردیا ہے۔

اسلام کی صدائے جنگ کے روبرو بت پرستی موقوف ہوگئی۔ خدا کی وحدانیت اور غیر محدود کمالات اور قدرت کاملہ کا مسئلہ حضرت محمدؐ کے معتقدوں کے دلوں میں اور جانوں میں ایسا ہی زندہ اصول ہوگیا ہے جیسے کہ خاص حضرت محمدؐ کے دل میں تھا۔ مذہب اسلام کی پہلی بات جو خاص اسلام کے معنے میں ہے۔ یہ ہے۔ کہ خدا کی مرضی پر توکل مطلق کرنا چاہیئے۔ بلحاظ معاشرت کے بھی اسلام میں کچھ کم خوبیاں نہیں ہیں۔ مذہب اسلام میں یہ ہدایت ہے کہ مسلمان آپس میں برادرانہ محبت رکھیں یتیموں کے ساتھ نیک سلوک کریں۔ غلاموں کے ساتھ نہایت شفقت سے پیش آئیں۔ نشہ کی چیزوں کی ممانعت ہے مذہب اسلام فخر کر سکتا ہے۔ کہ اس میں پرہیزگاری کا ایک ایسا درجہ موجود ہے۔ جو اور کسی مذہب میں نہیں پایا جاتا الخ

مندرجہ بالا چند حوالہ جات یورپین محققین کی آراء کا خلاصہ ہیں۔ جن میں سے سب کے سب اسلام کی پرہیزگاری اور وحدانیت کے قایل ہیں اور اسلام کو سب مذاہب سے افضل مانتے ہیں لالہ صاحب نے چونکہ اثبات پر بہت زور دیا ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ ہم نے اثبات کو کافی طور پر ثابت کر دیا ہے اور اس طرح پر اندرونی اور بیرونی شہادتیں پیش کر دی ہیں کہ اسلام کا پھل واقعی میٹھا اور خوشگوار ہے۔ اس لئے اس کا درخت بھی دنیا کے لئے نفع اور فایدہ کی چیز ہے بخلاف ویدک دہرم کے جسکے پھل کئی ہزار سال سے سخت کڑوے اور روحانی زہر سے بھرے ہوئے ہیں۔ باوجودیکہ بقول پرکاش ۲۵ ساون سمت ۱۹۶۷ "پرماتمانے ویدک دہرم کے بیز اُدھار کے لئے رشی دیانند کو سنسار میں بھیجا تھا" مگر اسی رشی اور اس کے پیروؤں کے طرز عمل نے ثابت کر دیا کہ ویدک دہرم ایک سخت خطرناک زہریلا درخت ہے جسکے پھل کھانے سے فوراً روحانی مردہ ہو جاتا ہے

اس مضمون کو ختم کرنے سے پہلے ہم دیانند کے پیروؤں کی حالت کا فوٹو دکھلانا چاہتے ہیں جس سے ہم اس نتیجہ پر پہونچے ہیں۔ کہ یہ آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے۔ اور اس زمانہ کے رشی نے محض جھوٹ پر سارے مذہب کی بنیاد رکھی ہے۔

(باقی آئندہ) ابوالفضل

گرنتھ صاحب کی شرح

نمبر ۷

KHILAFAT LIBRARY

ਹੁਕਮੀ ਹੋਵਨਿ ਆਕਾਰ
ਹੁਕਮੁ ਨ ਕਹਿਆ ਜਾਈ

حکمی ہوون اکار حکم نہ کہیا جائی

مطلب: حکم ہی سے اشکال بنتی ہیں۔ مگر اس کا حکم بیان نہیں ہوسکتا۔

شرح یعنے پرمیشور کے ہی حکم سے یہ سب مخلوقات پیدا ہوتی ہے۔ اور مختلف اشکال و صورتیں نمایاں ہوتی ہیں۔ ایک قطرہ منی سے بچہ پیدا کر کے اس کو حسن دلفریب عطا کرتا ہے۔ مٹی سے طرح طرح کے خوشرنگ اور خوشبودار پھول اگاتا ہے خشک لکڑی سے شاخہائے زمردی پیدا کر کے ان کو گلہائے رنگارنگ سے آراستہ و پیراستہ کرتا ہے خلاصہ یہ کہ تمام پیدائش پرمیشور کے حکم سے ہوتی ہے مگر کوئی اس کے حکم کو بیان نہیں کر سکتا کیونکہ اسکا علم کسیکو نہیں ہے۔ جس شئے کا علم نہ ہو اس کا بیان ہونا مشکل ہے۔ اس سے صاف عیاں ہے کہ یہ تعلیم باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن شریف سے حاصل کی ہے جیسا کہ قرآن شریف میں لکھا ہے۔

هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ (آل عمران ع ۱) ترجمہ: وہی ہے جو رحموں میں جیسی چاہتا ہے تمہاری تصویریں بناتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنا نام المصوّر یعنے صورتیں بنانیوالا بھی بیان فرمایا ہے"

ਹੁਕਮੀ ਹੋਵਨਿ ਜੀਅ
ਹੁਕਮਿ ਮਿਲੈ ਵਡਿਆਈ

حکمی ہوون جیو حکم ملے وڈیائی

ارتھ: حکم ہی سے ارواح قالبوں میں آتی ہیں۔ اور حکم ہی سے ان کو شرف ملتا ہے"

شرح یعنے جب پرمیشور کے حکم سے مختلف اشکال وغیرہ بنجاتی ہیں۔ تو اس خداوند تعالےٰ کے حکم سے ہی ارواح مختلف قالبوں کو اختیار کرتی ہیں۔ اور پھر اسی کے حکم سے ان کو شرف ملتا ہے یعنے قالب انسانی عطا ہوتا ہے۔ یہاں ہونے کو عدم سے وجود میں آنے کے معنوں میں لیا جاتا ہے۔ اس جگہ دیکھئے باوا نانک جی نے ارواح کی ازلیت اور ابدیت کا کھنڈن کیا ہے۔ ویدوں کے عقیدہ مند خصوصاً آجکل کے آریوں کا یہ ایک اصول یا مسئلہ اعظم ہے۔ کہ ارواح ازلی اور ابدی ہیں۔ مگر باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "حکمی ہوون جیو" یعنے اس کے حکم سے ارواح عدم سے وجود میں آئیں۔ حالانکہ آریوں کا یہ عقیدہ ہے کہ خدا کیطرح ارواح بھی خود بخود اور ازلی و ابدی ہیں۔ اور محدود ہیں۔ جتنی ابتدا میں پیدا ہو گئیں سو ہو گئیں۔ اب اور پیدا نہیں ہوسکتیں۔ اور ارواح کی خالقیت میں اس خالق کل شئی کو کوئی دخل نہیں۔ ان محدود ارواح کو ویدک ایشور نا بڑھا سکتا ہے اور نہ ہی گھٹا سکتا ہے۔ البتہ ایشور کو اتنا تصرف اور حق ضرور ہے کہ ارواح اور مادہ کو لیکر باہم جوڑ دیا۔ گویا ان لوگوں کے نکتہ خیال سے ارواح اور مادہ کے متعلق خداوند تعالےٰ کا درجہ نعوذ باللہ ایک معمار یا کمہار سے بڑھکر نہیں۔ صرف فرق ہے تو یہ ہے کہ معمار تو صرف چونا اور اینٹ کو جوڑ کر ایک عمارت کھڑی کر دیتا ہے۔ مگر ویدک ایشور روح اور مادہ کو لیکر جوڑ دیتا ہے۔ مگر پنڈت دیانند صاحب

جو بقول ہمارے آریہ دوستوں کے پری پورن رشی اور مہارشی چاروں ویدوں کے گیاتا تھے انہوں نے اس عذا کو بھی اڑا دیا کہ ویدک ایشور ارواح اور مادہ کو جوڑتا ہے۔ اس کی بجائے

اس انیسویں صدی کے رشی اور مہارشی نے اس نئی بات کا اضافہ کیا کہ ایشور ہرگز ہرگز ارواح اور مادہ کو نہیں جوڑتا۔ بلکہ جسطرح ارواح اور مادہ ازلی اور ابدی ہے۔ اسیطرح اس میں باہمی اتصال کی خواہش بھی ازلی اور ابدی ہی ہے۔ ستیارتھ پرکاش تیجلو چھپی ہوئی۔ سابقین ویدک حکماء تو یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ ارواح اور مادہ ازلی ابدی تو ہیں۔ مگر جب تک ایشور اپنی شکتی (قدرت) سے انہیں باہم نہ ملاوے۔ تب تک ان سے کوئی نتیجہ اخذ نہیں ہوتا۔ ایشور اپنی شکتی سے ارواح اور مادہ کو ملاتا ہے۔ تب اس سے یہ مخلوق یا سرشٹی اتپت ہوتی ہے۔ مگر انیسویں صدی کے رشی نے اس ڈھکوسلا کو بھی اڑا دیا۔ اور اسکی جگہ اپنی مایۂ ناز پستک ستیارتھ پرکاش میں یہ لکھدیا۔ کہ ارواح اور مادہ میں باہم ملنے کی طاقت بھی ازلی اور ابدی ہی ہے بھلا اب اس سرو شکتی مان (قادر مطلق) کی شکتی کیا رہی۔ دہریہ اور آریہ میں کیا فرق رہا۔ کیا آریہ مہاشے ازراہ نوازش جواب دیں گے؟ مگر باوانانک رحمۃ اللہ علیہ اسکی بجائے یہ فرماتے ہیں۔

حکمی ہوون جیو حکم ملے وڈیائی

اس کے حکم سے ہی ارواح پیدا ہوئیں اور اس کے حکم سے ہی ارواح مکتی اور نجات حاصل کر سکتی ہیں۔ اس جگہ ہندوؤں کے دو عقیدوں کا رد ہوتا ہے۔ اول یہ کہ ارواح ازلی اور ابدی ہیں بلا حکم ربی سے عدم سے وجود میں آئیں اور یہی عقیدہ قرآن شریف کا ہے۔

فاذا سویتہ ونفخت فیہ من روحی یعنے جب میں نے انسان کی تصویر کو درست کیا تو اس میں میں نے روح پھونکی (پ ۱۴ ع ۳)

یسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی (بنی اسرائیل ع ۱۰) **ترجمہ**:۔ تجھ سے روح کی بابت سوال کرتے ہیں۔ تو کہہ کہ روح تیرے رب کے حکم سے پیدا ہوتی ہے۔

دوم باوانانک رحمۃ اللہ علیہ نے جو یہ کہا ہے کہ **حکم ملے وڈیائی** یعنے اول تو ارواح اللہ تعالےٰ کے حکم سے نیست سے ہست میں آئیں۔ اور پھر اللہ تعالےٰ کے حکم سے ہی انہیں وڈیائی یعنے مراتب ملیں گے۔ اس میں صریحًا تناسخ کا رد ہے۔ ہندو لوگ ہرگز ہرگز یہ نہیں کہیں گے کہ ایشور کے حکم سے مراتب ملتے ہیں۔ بلکہ ان کے نزدیک تو سب کچھ کرموں کا نتیجہ ہے۔ اگر کسی نے اچھے کرم کئے تو وہ اگلے جنم میں راجہ بن گیا۔ اور اگر کسی نے برے کرم کئے تو وہ ادنےٰ ترین کیڑا یا مکھی بنگیا۔ تمام ویدوں کی شرح اور رگ وید بھاشیہ بھومکا ستیارتھ پرکاش بھی ونی سبھا وغیرہ گرنتھوں کو ٹٹولو آپ انشاء اللہ بھی یہ نہیں پاؤگے کہ مراتب عزت واکرام وغیرہ کا ملنا اللہ تعالےٰ کے حکم سے ہے نہیں بلکہ اسکی بجائے یہ دیکھوگے کہ مراتب اور جاہ وجلال کا حاصل ہونا کرموں کا پھل ہے مگر باوانانک رحمۃ اللہ علیہ اس دہریت کے عقیدہ کا کھنڈن کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ **حکم ملے وڈیائی** اللہ تعالےٰ کے حکم سے ہی مراتب ملتے ہیں۔ اب یہ عقیدہ قرآن شریف کا ہے جیسا کہ لکھا ہے:۔

نرفع درجٰت من نشآء (انعام ع ۱۰)

ترجمہ:۔ جس کے ہم چاہتے ہیں درجات بلند کرتے ہیں۔

حکمی اتم نیچ حکم لکھ دکھ سکھ پائیے

ਹੁਕਮੀ ਉਤਮੁ ਨੀਚੁ ਹੁਕਮਿ
ਲਿਖਿ ਦੁਖ ਸੁਖ ਪਾਈਅਹਿ

ارتھ:۔ حکم ہی سے نیک و بد ہوتے ہیں اور حکم ہی کے لکھنے کے بموجب رنج و راحت ملتا ہے

شرح باوانانک صاحب فرماتے ہیں کہ حکم ہی سے ارواح نیک و بد ہوتے ہیں۔ اور حکم ہی سے رنج و راحت پہونچتی ہے اب عقیدہ صریحًا تناسخ کے خلاف ہے۔ تناسخ کے ماننے والا کبھی ہرگز ہرگز یہ نہیں کہیگا۔ کہ حکم ہی سے رنج و راحت ملتا ہے بلکہ وہ تو یہ کہیگا کہ اچھے کرم کرنے سے راحت اور برے کرم کرنے سے رنج پہونچیگا۔ اور پھر یہ بھی نہیں کہ ایک آدمی گناہ کرکے خواہ لاکھ دفعہ معافی مانگے ماتھے رگڑے توبہ کرے مگر ویدک ایشور ایک نہیں سنیگا۔ مگر برخلاف اسکے باوانانک جی فرماتے ہیں کہ رنج و راحت کا پہونچنا اللہ تعالےٰ کے حکم سے ہے۔ اور یہ قرآن شریف کی تعلیم ہے:۔

KHILAFAT LIBRARY

من یضلل اللہ فلا ھادی لہ **ترجمہ**:۔ جسکو اللہ تعالےٰ گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا (اعراف)

اللہ یبسط الرزق لمن یشآء ویقدر (پ ۱۳ رعد ۳)

ترجمہ:۔ اللہ تعالےٰ جسکے لئے چاہتا ہے روزی وسیع کردیتا ہے اور جسکے لئے چاہتا ہے تنگی کردیتا ہے

ما اصاب من مصیبۃ الا باذن اللہ ترجمہ:۔ جو تکلیف پہونچتی ہے وہ اللہ تعالےٰ کے حکم سے ہی پہنچتی ہے (سورۃ تغابن)

پھر آگے چلکر باوانانک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ਇਕਨਾ ਹੁਕਮੀ ਬਖਸੀਸ
ਇਕਿ ਹੁਕਮੀ ਸਦਾ ਭਵਾਈਅਹਿ

اکنا حکمی بخشیش اک حکمی سدا بھوائیہ

ارتھ:۔ ایک تو حکم سے بخشے جاتے ہیں اور ایک حکم سے ہمیشہ سرگردان رہتے ہیں۔

شرح باوانانک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک تو حکم سے بخشے جاتے ہیں۔ اور ان پر رحمت کی بارش ہوتی ہے اور

KHILAFAT LIBRARY

ایک حکم سے ہمیشہ رنج میں مبتلا رہتے ہیں۔ اب ان اقوال سے صاف ظاہر ہے کہ باوا جی ویدک دھرم کے پیرو ہرگز ہرگز نہ تھے۔ کیونکہ ویدک دھرمی کبھی ہرگز ہرگز ایسا نہیں کہیگا۔ کہ اللہ تعالےٰ گنہگاروں کے گناہ بخش بھی دیا کرتا ہے۔ بلکہ وہ تو یہ کہیگا کہ اگر سورج اپنی سمت بدلدے تو بدلدے مگر یہ ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتا کہ ویدک ایشور کسی کے گناہ کو بخشدے۔ مگر برخلاف اس کے باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ خداوند تعالےٰ تو سرو شکتی مان اور قادر مطلق ہے جس کو چاہیے بخشے جس کو چاہے نہ بخشے۔ ہم کون ہیں جو تیری قدرت کا احاطہ کریں؟ تو محاط ہے اور ہم محیط اب صاف ظاہر ہے کہ یہ قرآن شریف کی تعلیم ہے۔ جیساکہ لکھا ہے:۔

یغفر لمن یّشاءُ ویعذب من یشاءُ واللّٰہُ علےٰ کل شیءٍ قدیر (سورۃ بقرہ آخری رکوع)

ترجمہ:۔ اللہ تعالےٰ جس کو چاہتا ہے بخشتا ہے اور جس کو چاہتا ہے عذاب دیتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ ہر ایک چیز پر قادر ہے +

آگے فرماتے ہیں:۔

حکمے اندر سبکو باہر حکم نہیں کو

ਹੁਕਮੈ ਅੰਦਰਿ ਸਭੁ ਕੋ ਬਾਹਰਿ ਹੁਕਮ ਨ ਕੋਇ

ارتھ:۔ سب حکم کے اندر ہیں کوئی تیرے حکم سے باہر نہیں ؎

شرح:۔ باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تمام مخلوقات سورج۔ چاند۔ ہوا آکاش۔ ارواح۔ مادہ۔ ذرات وغیرہ وغیرہ غرضیکہ یہ کل سرشٹی اللہ تعالےٰ کے حکم کے ماتحت ہے وہی سرشٹی کا مالک اور خالق ہے۔ مگر ویدک دھرمی ہرگز ہرگز یہ نہیں کہیگا

وہ تو یہ کہیگا کہ وہ سرو شکتی مان ارواح اور مادہ کا ہرگز ہرگز خالق نہیں اور برخلاف اس کے یہ جو انسان حیوان۔ چرند۔ پرند۔ درند وغیرہ ہیں۔ وہ اللہ تعالےٰ کے حکم سے ہرگز نہیں ہیں بلکہ ان کے کرموں نے ایسا بنا دیا۔ مگر برخلاف اس کے باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

سب مخلوق حکم کے اندر ہے کوئی حکم سے باہر نہیں اور یہ قرآن شریف کا عقیدہ ہے۔ جیساکہ لکھا ہے

لِلّٰہِ مَافی السمٰوٰت والارض (البقرہ)

ترجمہ ہر ایک چیز جو آسمان اور زمین میں ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کے حکم کے نیچے ہے

نانک حکمے جے بجھے تا ہوں میں کہے نہ کوے

ਨਾਨਕ ਹੁਕਮੈ ਜੇ ਬੁਝੈ ਤ ਹਉਮੈ ਕਹੈ ਨ ਕੋਇ

ارتھ اگر کوئی اس کے حکم کو پہچانے تو کلمہ خودی زبان پر نہ لائے +

شرح:۔ باوا نانک جی فرماتے ہیں کہ اگر کوئی خداوند تعالےٰ کے حکم کو پہچان لے تو جس قدر تکبر غرور نخوت ہے وہ سب کی سب دور ہو جائے کیونکہ جب ایک انسان اس بات پر ایمان رکھتا ہے کہ دنیا میں جو کچھ ہے وہ سب کا سب اللہ تعالےٰ کے اذن سے ہے تو پھر تو خودی اور تکبر اس کے نزدیک تک نہیں پھٹک سکتا۔ یہ بچن بھی باواجی نے ویدک دھرمیوں کے کھنڈن کیلئے کہا ہے۔ کیونکہ ویدک دھرمیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ جسطرح اللہ تعالےٰ خودبخود ہی اسکا کوئی خالق نہیں اسی طرح روح اور مادہ بھی خودبخود ہی ہے اس کا کوئی بھی خالق نہیں گویا انھوں نے روح اور مادہ کو ازلی و ابدی گردان کر اس کو بھی اس وحدہٗ لاشریک کا شریک بنا دیا۔ مگر برخلاف اس کے باوا نانک جی فرماتے ہیں۔ کہ اگر کوئی اس خداوند تعالےٰ کے حکم کو پہچان لے تو یہ تکبر انہ کلمات کل کے کل دور ہو جاتے ہیں۔ اور یہی عقیدہ اسلام کا ہے:۔

خلق الانسان ضعیفا (نساء رکوع ۵) ترجمہ انسان ضعیف پیدا کیا گیا ہے

ولہ الکبریاءُ فی السمٰوٰت والارض پ ۲۵ آخری آیت

ترجمہ:۔ آسمان اور زمین میں کبریائی اُسی کا حق ہے ''

نومسلم حفاظت فنڈ کو نور کی توسیع اشاعت پر ترجیح

اخویم مکرم خانصاحب نور محمد خان ڈپٹی

انسپکٹر پولیس نے ایڈیٹر نور کیطرف دس روپیہ بھیجکر تحریر فرمایا کہ ان روپوں کو جس دینی کام میں چاہیں صرف کریں۔

اب جبکہ خانصاحب نے اس روپیہ کے مصرف کو میرے پر چھوڑا تھا تو کیا اس لحاظ سے کہ نور کی اشاعت نہایت ہی کم ہے۔ اور کیا اس لحاظ سے کہ بفضل خدا نور نہایت احسن طریقہ سے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ کر رہا ہے۔ جسکو دوست و دشمن بھی مانتے ہیں۔ تو اس خیال سے اگر میں یہ روپیہ نور کی توسیع اشاعت میں لاتا تو یہ کچھ بیجا امر نہ تھا۔ مگر اس وقت جو اہم اور معرکۃ الآرا کام میرے سامنے ہے۔ وہ

نومسلم حفاظت فنڈ کو مضبوط کرنا ہے اس لئے میں نہایت خوشی سے **یہ روپیہ نومسلم حفاظت فنڈ میں منتقل کرتا ہوں** اللہ خانصاحب کیلئے دست بدعا ہوں

نومسلم حفاظت فنڈ

اس وقت تک حسب ذیل رقوم نومسلم حفاظت فنڈ میں موصول ہوئی ہیں۔

جناب شیخ غلام حیدر صاحب انسپکٹر پولیس	عـ۵
جناب بابو نظام الدین جناب مرزا خانصاحب	للعـہ
خانصاحب نور محمد خانصاحب ڈپٹی انسپکٹر	عـ۵
جناب محمد اکرم بیگ صاحب کیوگری	عہ
جناب مولوی ولی محمد صاحب معرفت شیخ ہاشم علی صاحب	۸
جناب حکیم خدا بخش صاحب معرفت شیخ ہاشم علی صاحب	عـ۵

خانصاحب مولوی ارشاد علی خانصاحب ... ... چار
مینیجر نور ... ... عہ

میزان کل ۲۳۳

ہمارا دعوے تو یہ ہے کہ ہم کل بنی نوع انسان کو اعلاء کلمۃ الحق سے مالا مال کریں گے۔ مگر افسوس کہ اس کیلئے جو فنڈ کھولا گیا ہے وہ نہایت ہی ناگفتہ بہ حالت میں ہے۔ بھلا ہم کو کیا ہمیں یہ بات پسند ہے کہ جو آدمی تمام خویش واقارب اور عزیزوں سے ہمیشہ کیلئے منہ پھیر کر صرف روحانیت حاصل کرنیکے لئے اسلام کا دروازہ کھٹکھٹائے۔ ہم اُسے گداگر بنا کر دربدر خاک چھنوانے سے اسکی آؤبھگت کریں یا یہ مناسب ہے کہ ہم باقاعدہ ان کے لئے مکتب کھولکر قرآن شریف کے گیان سے ان کی قدیمی بدعتوں اور گناہ آلودہ زندگی سے نکالکر انہیں تقوے اور طہارت اور روحانیت کی بادشاہت میں لا کھڑا کریں۔ یہ دو باتیں ہیں جو میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ اگر آپ گداگری سے ان کی آؤبھگت کرنا چاہتے ہیں۔ تو وہ ایک الگ امر ہے۔ اور اگر آپ روحانی دان سے ان کو مالا مال کرنا چاہتے ہیں تو پھر مناسب یہی ہے کہ اب نومسلم حفاظت فنڈ کو مضبوط کریں جو صرف ۲۳۳ روپیہ سے کیا ہوگا۔

آریہ سماج کے متعلق ایک آریہ لی ممبر کا فتوے

ہندوستان لکھتا ہے کہ بھگت ایشور داس صاحب ایم اے نے ایک لیکچر کے ضمن میں ایک صاحب کے یہ کہنے پر کہ وہ اب آریہ نہیں ہیں بیان کیا:۔

"میرے نزدیک سناتنی بھائی۔ سکھ۔ آریہ اور برہمو سب یکساں ہیں۔ اور میں کسی ایسی سوسائٹی کا ممبر نہیں رہ سکتا۔ جو تنگدلی پر مبنی ہو۔ میں ہمیشہ سے فراخدلی اور ہر ایک سے پیار اور محبت کے اصول کا حامی رہا ہوں۔ اور یہی میری زندگی کا منشا رہے اور اپنی حیثیت سے بطور جگیا سو کے میں سچائی کی تلاش کر رہا ہوں۔ گو سچائی مجھے ابھی نہیں ملی۔ مگر میں اس کے لئے بھٹکتا پھرتا ہوں۔ یہ خیالات میں نے بطور جگیا سو کے پیش کئے ہیں جن کہ بطور لیکچرار کے" اس آخری بیان میں ناظرین کی توجہ کیلئے جو جلی الفاظ ہم نے کر دیئے ہیں۔ وہ قابل غور ہیں

خط وکتابت میں چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دو۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف ہ

یہ یاد رہے کہ 706 نمبر رجسٹرڈ ایل نمبر ہے خریداری کا نہیں۔

استری گھشک گٹکا

عورتوں کی تمام امراض کا حکمی علاج ہے اس سے بیقاعدگی حیض۔ نلوں کا درد باؤگولہ رحم سے لیسدار یا بدبودار سفید رطوبت خارج ہونا۔ بانجھ پن۔ ایک دو لڑکے لڑکیاں ہونیکے بعد سلسلہ اولاد بند ہو جانا مقام رحم پر ورم ہونیکے باعث حمل نہ ٹھہرنا وغیرہ رفع ہو جاتے ہیں قیمت چار علاوہ محصولڈاک ہے۔

امرتا چورن

معدہ کی تمام امراض درد شکم اسہال پیچش بدہضمی بواسیر کھٹی ڈکار وغیرہ کو دور کرتا ہے ہر ایک چیز باقاعدہ ہو کر خون صالح پیدا ہوتا ہے ر صحت میں اسکے استعمال سے بھوک بڑھتی ہے

قیمت فی ڈبیہ ۱۲ر

نزلہ ۔ زکام ۔ رقت منی ۔ سرعت ۔ احتلام

جریان ۔ سستی ۔ نامردی ۔ بزدلی ۔ درد کمر

ضعف معدہ ۔ بدہضمی ۔ ضعف دل ۔ ضعف دماغ ۔ خفقان

بجلی کی طاقت سے کمزور اور سست کا بغیر ربڑ علاج

نوجوان اپنی طاقت اپنے ہاتھوں ضائع کرکے کمزور اور نامرد ہو گئے ہیں انکے واسطے ہمارا بجلی کا بغیر ربڑ علاج بہت مفید ہے اگر وہ امرتسر کے نزدیک رہتے ہیں تو خود آکر علاج کرائیں اگر امرتسر سے دور رہتے ہیں تو ہمارا بجلی کی طاقت کا پیکٹ بکس منگوا کر استعمال کریں جسمیں ایک خاص طریقہ سے بجلی کی طاقت بھری گئی ہے ایک بکس سے چار مریض صحتیاب ہو سکتے ہیں اس سے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی اور نہ ہی آبلہ اور چھالہ پڑتا ہے باہر کے ہر ایک مریض کو ایکدن بغرض علاج ٹھہرنا ہوگا اس سے دایر کی کل امراض رفع ہو جاتی ہیں اور نہایت زود اثر علاج ہے قیمت فی بکس تین روپیہ آٹھ آنہ ہے

جنرل منیجر دی پنجاب میڈیکل ہال کٹڑہ باگھ سنگھ امرتسر

نسیان ۔ ضعف اعصاب ۔ ضعف جگر ۔ درد کمر

برقی علاج میں حیرت انگیز کامیابی

ایک رئیس صاحب مرض نامردی کی صحت کی خوشی میں دو صد روپیہ کا بے نظیر عطیہ جو اخبار میڈیکل ڈاکٹر کو اس غرض کیلئے دستیاب ہوا ہے کہ اس کپندرہ روزہ اخبار میڈیکل ڈاکٹر بجائے ایک روپیہ سالانہ چندہ کے اسے مستقل خریداروں کو صرف ۱۲ ار میں سال بھر دیا جاوے۔ اخبار میڈیکل ڈاکٹر طبی ملکی مجلسی صنعتی حرفتی وغیرہ نایاب مضامین کا ذخیرہ ہے۔

نمونہ کا پرچہ درخواست کرنے پر مفت ملتا ہے۔ منگوا کر ملاحظہ فرماویں۔

منیجر پنجاب میڈیکل ہال کٹڑہ باگھ سنگھ امرتسر

KHILAFAT LIBRARY

مفت! مفت!! مفت!!!

سوانحعمری حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ

یہ اس ولی اللہ کی سوانحعمری ہے جسنے ایسے دھندوکارہ کے زمانہ میں جبکہ نہ صرف پنجاب بلکہ کل ہندوستان پر بیدینی کے گھٹاٹوپ بادل چھائے ہوئے تھے۔ ہندوؤں کے گھر میں پیدا ہوکر ان کے عقاید باطلہ کا کھنڈن کرکے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ بلند کیا یہ کتاب قطعی محققانہ اور مؤرخانہ پیرایہ میں لکھی گئی ہے۔ قیمت صرف ۸ ؍ ایکن جن خریداروں سے صرف ۶ ؍ یعنے فی کاپی ۶ ؍ خو خریدار نور کے دو خریدار پیدا کریگا انکو یہ مفت دیجائیگی +

ملنے کا پتہ:۔ مینجر نور قادیان ضلع گورداسپور

کارخانہ راحت روح عطریات قنوج

یہاں ہر قسم کے عطریات گلاب کیوڑہ موتیا چنبیلی۔ حنا حرباندی گل وغیرہ فیتولہ ۸ ؍ سے لیکر ۵ روپیہ تک اور تیل بالوں کا چنبیلی۔ حنا وغیرہ فی سیر ایک روپیہ سے لیکر ۵ روپیہ تک اور عرق گلاب کیوڑہ وغیرہ فی سیر ایک روپیہ سے لیکر چار روپیہ تک اور ہر قسم کے عطردان اور ہر قسم کی شیشیاں۔ گلقند۔ قوام تمباکو خوردنی خمیرہ خوشبودار وغیرہ لوازمات از روئے بازار نرخ ترسیم ہوتا رہتا ہے جو صاحب طلب فرماویں معہ نام پورا پتہ خوشخط بنام کارخانہ ارسال فرماویں۔ اجازت دیں یا بھیجنگی قیمت خصوصاً ریلوے پارسل کیلئے تو کچھ نقد ضرور آنا چاہیئے

المشتہر کارخانہ راحت روح عطریات قنوج محمد عبد اللہ وسعد اللہ احمدی سے ملسکتا ہے

سومنگلا

یہ ایک مذہبی دلچسپ پر لطف ناول ہے۔ جس میں رد تناسخ اور تناسخ کی لغویت تناسخ کی خوفناک سے خوفناک برائیاں۔ تناسخ کے شرمناک سے شرمناک نتایج کو نہایت اعلیٰ کمال اور دلسوز پیرایہ میں کھلایا گیا ہے۔

قیمت صرف ... ... ۲ ؍

ملنے کا پتہ۔ مینجر اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور

جلاب کی گولیاں

رات کو دو گولی کھاکر سو جاؤ دوسرے دن صبح کو دست صاف ہوگا۔ پیٹ میں گرمی و مروڑ بالکل نہیں ہوگی حسب معمول کھانے پینے وغیرہ میں [illegible] رکاوٹ نہیں ہوگی۔ سولہ برس سے ڈاکٹر برمن [illegible] کو دیتے چلے آئے ہیں یہ گولیاں [illegible] [illegible] ان میں گولیاں برابر [illegible] ہر گھر میں اور ایک [illegible] رکھنی چاہیئے۔ قیمت سولہ گولیوں کی ڈبیہ ۴ ؍ ایک سے [illegible] ڈبیہ تک محصولڈاک ۵ ؍

دردسر اور ریاحی درد کی دوا

ریاحی درد [illegible] دور ہو جاتا ہے یہ دوا لحظ میں اس کو پانی کر دیتا ہے۔ درد ریاح جیسے بٹس چمک پڑکر گولہ سا گھر جیسی اکٹھی سے جو کیلیں چبھتا ہو۔ تو اس دوا سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ دردسر نصف سر ہو یا تمام سر میں کسی وجہ سے ہو درد ہونا فوراً دور ہو جاتا ہے اس لئے یہ دوا ہر خاص و عام کو اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ قیمت بارہ ٹکیوں کی ایک شیشی ۵ ؍ محصولڈاک ایک سے چھ ڈبیہ تک ۲ ؍

اصل عرق کافور

دیکھو گرمی کا موسم آگیا۔ جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصل عرق کافور ہے یہ دوا ۲۷ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے یہ گرمی کے دست پیٹ کا درد اور ہیضے کے اکسیر کا اثر رکھتی ہے۔ ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو قیمت فی شیشی ۴ ؍ محصولڈاک ایک سے چار تک ۵ ؍

عرق پودینہ

[illegible] پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنایا جاتا۔ رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازی پتہ کی سی آتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی اصلاح سے ولایتی نان دوا فروش [illegible] ہے۔ ریاح کیلئے یہ نہایت مفید دوا ہے۔ پیٹ پھولنا ڈکار آنا۔ پیٹ میں درد۔ بدہضمی متلی۔ اشتہا کم ہونا وغیرہ۔

ریاح کی علامت جلد دور ہو جاتی ہے۔

قیمت فی شیشی ۸ ؍

محصولڈاک پانچ آنہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ ست سلاجیت

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ کا اعلان عرصہ سے شایع ہوتا ہے اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین مدظلہ کے مجوزہ نسخہ کے مطابق طیار کیا گیا ہے۔ یہ اصلی ممیرا جسکو خود حضرت نے دیکھکر اصلی ممیرا ہونیکی تصدیق فرمائی اس میں ڈالا جاتا ہے حضرت نے اس سرمہ کے متعلق خود فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است"۔ اس شہادت کے بعد کسی اور شہادت کی ضرورت نہیں کیونکہ کئی لاکھ افراد کا امام جو حیثیت اور تجربہ سے بھی طبی امام کہلانیکا حقدار ہے اسکے مفید ہونیکی شہادت دیتا ہے۔ یہ سرمہ دھند جالا پھولا اور دیگر امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ اول قسم فیتولہ ۶ ؍ قسم دوم ۴ ؍۔ قسم سوم ۲ ؍ اصلی ممیرا فیتولہ ۱۰ ؍ قسم دویم چھ روپیہ

KHILAFAT LIBRARY

ست سلاجیت

(محیط اعظم سے نقل کیا گیا جسکی عبارت یہ ہے:۔)

مقوی جمیع اعضاء نافع صرع۔ مشہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر اور جذام اور استسقا و زردی رنگ و تنگی نفس و شیخوخیت و ضعف بلغم۔ و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول و سیلان منی و یبوست درد مفاصل وغیرہ وغیرہ امراض کیلئے بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کیساتھ استعمال کریں!!

قیمت فی تولہ ... ... ۱۲ ؍

لنگیاں اور کُلاہ

ہر قسم کی لنگیاں۔ مشہدی۔ پشاوری۔ اور بادامی سیاہ اور سفید ماشی۔ ریشمی۔ سوتی۔ لنتری صافے سفید اور بادامی پشاوری ٹوپیاں اور زری کی پشاوری جوتیاں ہر قسم اور قیمت کی مل سکتی ہیں۔

المشتہر احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان ضلع گورداسپور